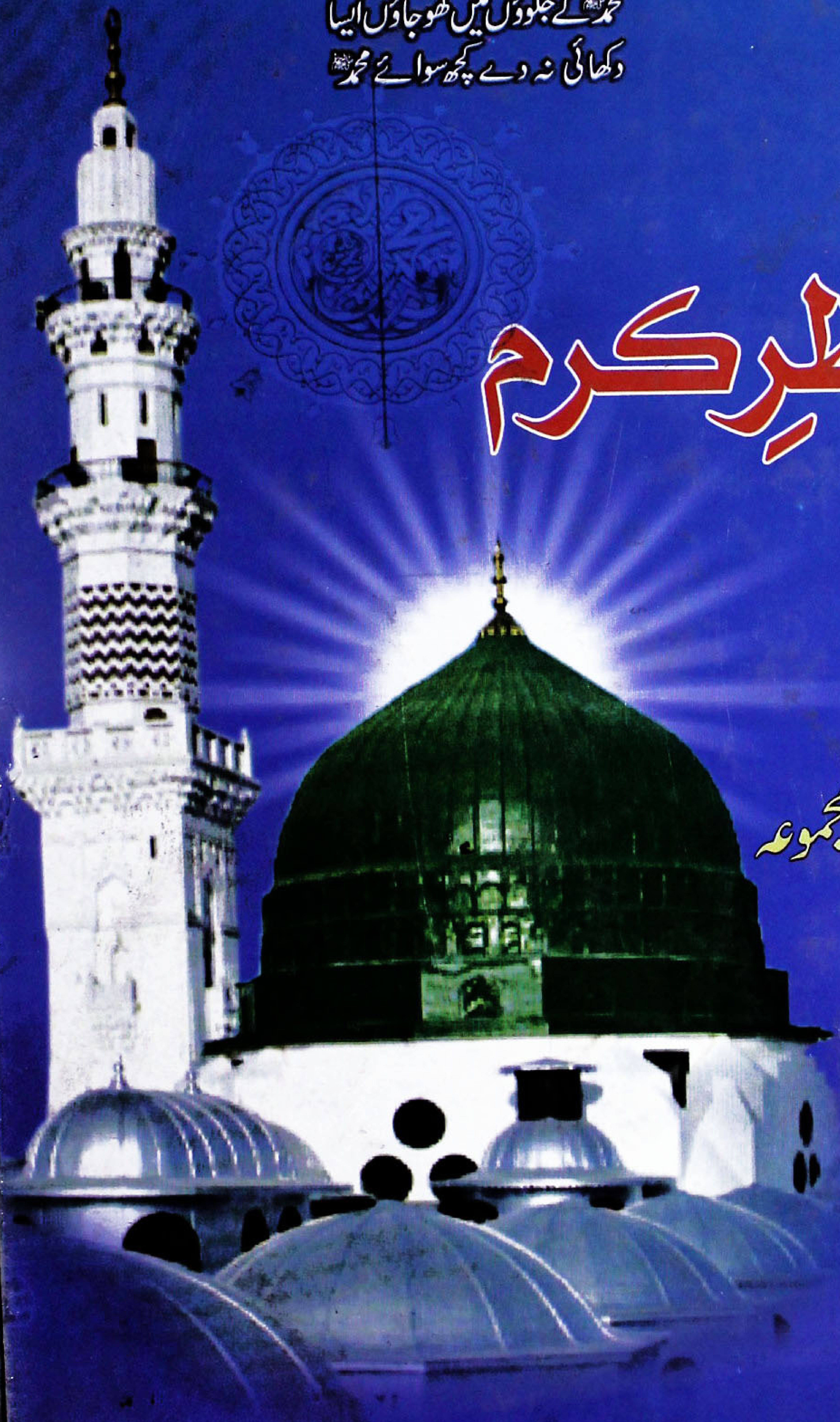
محمدﷺ کے جلوؤں میں کھو جاؤں ایسا
دکھائی نہ دے کچھ سوائے محمدﷺ

نظرِ کرم

نعتیہ
شعری مجموعہ



ریختۂ قلم: ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری

محمدؐ کے جلووں میں کھو جاؤں ایسا
دکھائی نہ دے کچھ ، سوائے محمدؐ

نظرِ کرم

(نعتیہ شعری مجموعہ)



ریختۂ قلم:
ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمؕ

نعتِ محمدﷺ رسولِ کریم

ترتیب

نظرِ کرم

اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اسمائے مصطفیٰ ﷺ

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مقدسہ کے بارے میں فرمایا، آپ ﷺ کا اسمِ گرامی

پہلے آسمان پر احمد

دوسرے آسمان پر مجتبیٰ

تیسرے آسمان پر مرتضیٰ

چوتھے آسمان پر مزکی

پانچویں آسمان پر مجیب

چھٹے آسمان پر مظہر

ساتویں آسمان پر مقرب

عرش بریں پر حبیب اللہ

کرسی کی پیشانی پر رسول اللہ

لوح محفوظ میں صفی اللہ

اللہ کے نزدیک عبداللہ

اہل عرش کے نزدیک عبدالمجید

ل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار

پہاڑوں میں عبدالخالق

جنگلی درندوں میں عبدالرزاق

جنات میں عبدالرحیم

درندوں کے نزدیک عبدالسلام

پرندوں کے نزدیک عبدالقدوس

حشرات الارض کے نزدیک عبدالغیاث

خشکی میں عبدالقادر

مچھلیوں میں عبدالقدوس

شیاطین کے نزدیک عبدالقہار

اہلِ جنت کے نزدیک عبدالکریم

چوپایوں کے نزدیک عبدالمؤمن

سمندروں میں عبدالمھیمن

انبیاؑء میں عبدالوہاب

انجیل میں فارقلیط (حق و باطل میں فرق وامتیاز کرنے والے، احمد)

تورات میں طاب طاب

زبور میں عاقب (پیچھے آنے والے، سب کے بعد آنے والے)

صحفِ موسیٰؑ میں روح القدس اور روح الحق

نیز حمطاء اور ماذ ماذ

تحمنا سریانی زبان میں

برقلیطس رومی زبان میں (جس کے معنی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

اہل زمین کے نزدیک محمدؐ رسول اللہ ہیں

☆☆☆☆☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

پیشِ گفتار

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

دل میں حضور علیہ السلام کی محبت کا پیدا ہونا ایک نعمت ہے اور اِس نعمت کے اظہار کا نام نعت ہے۔ کتابِ فطرت کے آغاز سے لے کر انجام تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جس کا ذکر خالق بلند فرما رہا ہے اس کی توصیف مخلوق کے بیان سے ماوریٰ ہے۔ گویا ذاکر بھی لامحدود، ذکر بھی لا محدود اور مذکور بھی لامحدود ہے۔

آپ ﷺ کی مدح وثناء میں ہزاروں دیوان مرتب ہوئے اور لاکھوں اشعار لکھے گئے لیکن پھر بھی بات یہاں تک پہنچی،

تیرے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

نعت کی تین اقسام ہیں:

اوّل:- آپ کے مقام ومرتبہ، جمالِ ظاہری اور اوصافِ حمیدہ کو موزوں الفاظ میں بیان کیا جائے۔

دوم:- اپنی وارفتگیٔ شوق اور والہانہ درد وسوز کو بذریعہ بادِ صبا التماس کی صورت میں عرض کیا جائے۔

سوم:- چشمِ تصور میں خود مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر اپنی عرض وتمنا بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کی جائے۔

لیکن یہ سب کچھ آپ کی نگاہِ لطف وعنایت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کسی کے بس اور قابلیت کی بات نہیں۔

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اُٹھتے نہیں ہیں، اُٹھائے جاتے ہیں

راقم السطور 25 جون 2007ء کو پاکستان سے واپس برطانیہ آیا تو دل میں خیال پیدا ہوا۔ اللہ کریم نے فرصت کا ایک اور موقع نصیب فرمایا ہے۔ کیوں نہ ایک نعتیہ دیوان مرتب کیا جائے۔ اگر توفیق الٰہی رفیق رہی تو مجھ خاکسار پر یہ ایک نعمت سے کم نہ ہوگا۔ لہٰذا 26 جون سے نعتیں لکھنے

کا آغاز کیا اور اگلے ماہ 28 جولائی تک 48 نعتیں لکھی گئیں۔

اِس دورانیہ میں سفر بھی رہا اور کچھ دن عرس کے سلسلہ میں جامعہ الکرم بھی رہنے کا اتفاق ہوا لیکن نعتوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ تین نعتیں کچھ عرصہ قبل تحریر کی تھیں انہیں بھی شامل کر کے اِن 51 نعتوں کو علیحدہ ایک کاپی میں درج کیا اور اس مجموعہ کا نام ''نظرِ کرم'' رکھا۔ یہ واقعی سرکارِ دوجہاں ﷺ کی اس خاکسار پر نظرِ کرم کا نتیجہ ہے۔ ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا۔ یہ سب کرم بالائے کرم اور اُس دربارِ معلّٰی کی ادنیٰ سی خیرات ہے۔

؎ میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

آخر میں رحمٰن و رحیم پروردگار سے ملتجی ہوں کہ یہ چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ جو رسول اکرم، نورِ مجسم، احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی مدح سرائی میں بطور عرض داشت پیش کیے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مزید توجہاتِ کریمانہ اِس خاکسار کے شاملِ حال رہیں۔ آمین

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا ؎ خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْهِ

خاکِ راہِ بطحا

ABUL HASSAN. M. TAHIR HUSSAIN QADRI

36. PRIDRY GATEWAY BORDESLEY GREEN

BIRMINGHAM B9 5NF ENGLAND

7-8-2007

تُو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

''نعت مومن کا وظیفۂ حیات، ادیب کا سرمایۂ فن، دانشور کی آبروئے فکر، اہل دل کا سامانِ شوق، شب زندہ دار کی آخری پہر کی بانگِ بلال رضی اللہ عنہ، پروانے کا سوز، بلبل کا ساز، قلب کا گداز، آئینۂ روح کی تاب، آبشارِ محبت کا ترنم، قلزمِ عشق کی موج، منزل سعادت کا چراغ، کتابِ زیست کا عنوان، حیاتِ عشق کی گرمی، سینۂ کائنات کا راز، دیدۂ نمناک کا موتی، خاکِ حجاز کی مہک، فضائے طیبہ کی نکہت، ازل کی صبح، ابد کی شام اور شاعر کے رتجگوں کا حاصل ہے۔ نعت سے غنچۂ روح کھلتا، چشمۂ جاں اُبلتا، گلشنِ ایماں مہکتا، بحرِ شوق اٹھتا، افقِ فکر چمکتا، سینۂ ذوق مچلتا، قلبِ کون و مکاں دھڑکتا، حُسنِ زندگی نکھرتا اور قدِ شعر و فن اُبھرتا ہے۔

نعت سے دماغ روشنی، قلم پاکیزگی، افکار تازگی، خیالات توانائی، الفاظ رنگینی اور لہجے رعنائی پاتے ہیں، نعت مضمون کو عزت، عنوان کو شہرت، اسلوب کو ندرت، بیان کو وسعت اور کلام کو قوت عطا کرتی ہیں۔ نعت تخیل کے نازک آبگینے، عشق کے بے بہا خزینے، حرف و لفظ کے رواں دواں سفینے اور اظہار و بیان کے خوبصورت قرینے کا دوسرا نام ہے۔

یوں کہیے کہ انسانی ذہانت جب عروج پر پہنچتی ہے تو وہ نعت بن جاتی ہے، صبحِ سعادت جب طلوع ہوتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، اسلامی ثقافت جب ثمر بار ہوتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، فکری صداقت جب نصیب ہو جاتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، خفتہ قسمت جب جاگ اُٹھتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، طلبِ صادق جب موج بن کر کروٹ لیتی ہے تو نعت بن جاتی ہے اور شاعری جب پیکرِ التجا میں ڈھلتی ہے تو نعت بن جاتی ہے''۔

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاقِ عالم ربِ قدوس وسبوح جس کسی کو اپنی خاص کرم نوازیوں، کرم گستریوں اور کرم فرمائیوں سے ہمکنار فرمانا چاہتے ہیں اور اس کی روح کو اس قابل سمجھتے ہیں تو عالمِ ارواح میں ہی اس کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور اور مالا مال فرما دیتے ہیں۔ وہ روح اس دنیائے رنگ و بو میں وجودِ عنصری کے قفس میں عمر بھر جمالِ جاناں حبیبِ کبریا، علیہ التحیۃ والثناء کی لذتوں سے ملذذ ہونے کے لئے تڑپتی اور پھڑکتی رہتی ہے اور اس حسنِ مطلق کی یاد میں گنگناتی، دل کو بہلاتی اور گرماتی رہتی ہے۔ اور اس تڑپ اور سوز و گداز میں بھی سکونِ حقیقی اور اطمینانِ تحقیقی سے ہمکنار ہوتی رہتی ہے۔

اور یہ مسلمہ حقیقت اور مصدقہ امر ہے کہ محبوب کی ذات ستودہ صفات سے ہر وہ شے جو منسوب و موسوم ہو سے بھی پیار و محبت اور والہانہ عقیدت ہوتی ہے یعنی محبوب کے در و دیوار سے، کوچہ و بازار سے، اس کے ہر یار اور دلدار سے، یہاں تک کہ خاک درِ حبیب پہ ہر نقش و نگار سے بھی عقیدت و محبت ہوتی ہے۔

چونکہ روح کی منزل مقصودِ حقیقی تو جمال جاناں کے سوا کچھ نہیں ہوتی اس لئے مراتب و مدارج اور کمالات و مقامات کو سنگِ میل سمجھتے ہوئے ان سے گذر جاتی ہے وہاں قیام نہیں کرتی اور وجودِ عنصری کو بھی صبغۃ اللہ کے رنگ میں شدتِ شوق محبوب سے رنگ لیتی ہے۔

یہ ذات پاک اور رسولِ کریم علیہ التحیات والتسلیم سے ازلی محبت کی کرشمہ سازی ہے کہ زیرِ نظر صاحبزادہ محمد طاہر حسین قادری کے اس نعتیہ کلام میں قدم قدم پر ذوق و شوق اور اشتیاق و سوز اور سوز و گدازِ عشق کے چشمے اُبلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

یَّشَاءُ (الآیہ)۔ میں نے صاحبزادہ صاحب کے اس نعتیہ کلام ''نظرِ کرم'' کو بنظر غائر دیکھنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کا رسولِ عربی ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے والہانہ عشق قدم قدم پر رہبری کرتا ہوا نظر آتا ہے اور اپنے ساتھ وادیٔ عشق کے طُول و عرض میں لے جا کر تصورِ رُخ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اسقدر محو و مستغرق کر دیتا ہے کہ دنیاء و مافیہا کی خبر نہیں رہتی۔ اور نہ اپنی تو پھر خوف و غم کیسا۔ رنج و اندوہ کیا ہے۔

محبوبؐ کے جلوؤں میں بلکہ خیالوں میں کھو جانے کا نام معراج عشق ہے تو آپؐ کی ایک اچٹتی سی نگاہ حاصل کمالات و تجلیات اور علتِ غائی مقامات ہے۔ اور آپؐ کی متبسمانہ نظر کو اہل محبت دین و ایمان تو کیا جلوۂ ذات سبحانہ وتعالیٰ کہتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب کا ہر شعر عشق مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء میں ڈوبا ہوا کہیں وزن سے بے نیاز بھی ہو جائے تو بھی آبِ حیات کی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ جس سے دلوں کو زندگی جاوید ہوتی نظر آتی ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من ندانم فاعلاتُ فاعلات

شاعری کردم بہ از آبِ حیات

اس کا وزن فاعلاتُ فاعلات ہے۔ آپ فرما رہے ہیں، میں شعر کے وزن کو نہیں جانتا لیکن شعر آبِ حیات سے بہتر کہہ دیتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کے اس نعتیہ شعر کو دیکھا جائے تو حضور پُر نور ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے آپ کا تعشقِ ذاتی عروج پر نظر آتا ہے۔ اور اپنے آپ سے گزر کر محمد عربی ﷺ کے جلوؤں میں کھو کر صرف آنحضرت ﷺ کو ہی دیکھنے کی حقیقی طلب سے سرشار نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

محمدؐ کے جلوؤں میں کھو جاؤں ایسا

نظر میں نہ آئے سوائے محمدؐ

حضورؐ کا اول میں بھی اور آخر میں بھی نام پاک۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضورؐ نے یہ سب

کچھ اپنے جلو میں اور اپنی آغوش میں لے رکھا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:

ہے معراج میرے دل و جان و روح کی
کہ تم پر فدا ہوں میرے کملی والے
یہ دیوان "نظرِ کرم" کا ہے صدقہ
وگرنہ میں کیا ہوں میرے کملی والے
ہیں کشکول آنکھوں کے دو ٹھیکرے سے
لِقا چاہتا ہوں میرے کملی والے

سبحان اللہ۔ حضور پاک صاحبِ لولاک ﷺ پر فدا ہونے کو دل و جان اور روح کی معراج کہہ کر حقیقتِ معراج بیان کی جا رہی ہے۔ اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے "نظرِ کرم" کا صدقہ دیوان کی صورت میں حاصل کر رہے ہیں اور پھر آنکھوں کو دو ٹھیکروں کی صورت میں کشکول گدائی قرار دے کر دیدارِ محبوب پاک ﷺ کو اپنی منزل مقصود کہہ رہے ہیں۔

عاشقِ جمال جاناں کا یہی کمال عشق ہوتا ہے کہ وہ اپنے دلدار پر سب کچھ قربان کر دینے میں ہی سوغاتِ عشق پاتا ہے اور آتش شوق مزید بھڑکاتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

طاہرِ خستہ کی ہے یہ التجا
جان و دل سب کچھ ہو قربانِ رسولؐ

اور یہاں کس انوکھے اور اچھوتے انداز سے حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے رخِ کریم سے پردۂ بشریت سرکاتے نظر آتے ہیں اور بے پردہ حُسن حقیقت کے دیکھنے والے کی نگاہ مست اور چشمِ تر کی خیر چاہتے ہیں۔

دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حُسنِ قدیم
اس نگاہِ مست کی اس چشمِ تر کی خیر ہو

فطرتِ انسانیہ ہر جگہ پر کسی نہ کسی سہارا کی متمنی اور متجسس ہوتی ہے اور جب اسے حضور پُرنور

حبیب کبریا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا سہارا مل جائے تو فکر کیسا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

فکر کیا دنیاء وعقبیٰ کا تجھے طاہرؔ حزیں
ڈور تیری ہے حبیبِ کبریا کے ہاتھ میں

ڈور نے سرکارؐ کی راہ دکھادی ہے یعنی میرا سب کچھ آپؐ کے ہی ہاتھ میں ہے اور جب آپؐ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے **یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (الآیہ)** تو کسی مقام پر کسی وقت کسی اور کا فکر کیسا۔

اور اسی طرح صاحبزادہ صاحب فکرِ دو عالم سے کس طرح رہائی پانے کا حقیقیہ حقیہ اور مجربہ نسخہ بیان فرماتے ہیں:

ملی جب سے تیرے در کی گدائی
ہوئی فکرِ دو عالم سے رہائی

اور چشم تصور میں سرعرش معلیٰ کو دیکھ کر جس انداز سے حقیقتِ محمدیہ کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ عاشق جمال مصطفےٰ اور شیفتۂ حسن معرفتِ کبریا جھومے بغیر نہیں رہ سکتا اور وجد کی کیفیات میں گم ہو کر اپنے آپ میں نہیں رہ سکتا۔ فرماتے ہیں:

سرِ عرشِ علیٰ چشمِ تصور سے ہے جب دیکھا — خدا دیکھا نہیں بس احمدِؐ مختار دیکھا ہے
انہیں دیکھا انہیں جانا یہی معراج ہے میری — کہ طاہرؔ نے فنا ہو کر جمالِ یار دیکھا ہے

اور اپنا مذہب عشق رسول ﷺ قرار دے کر روح مذہب بیان کر دیا ہے اور پھر عشق کے تقاضے کو چند لفظوں میں بیان کر کے عشق رسول ﷺ کے حقیقی کو ساتھ ہی بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

مذہبِ طاہرؔ حزیں عشقِ رسولؐ — خاکِ بطحا پر فدا ہوں یا نبیؐ
آپؐ کے در کا گدا ہوں یا نبیؐ — گو بُرا ہوں یا بھلا ہوں یا نبیؐ

اور اپنے ہم مسلک حضرات کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے کیا خوب نصیحت فرماتے ہیں اور یا

رسول اللہ ﷺ کے نعرہ کے منکر پر کس طرح تیر برساتے ہیں۔

سنیو! نعرہ لگاؤ یارسول اللہؐ کا ہر جگہ ڈنکا بجاؤ یارسول اللہؐ کا

ہم رسول اللہؐ کے عالم رسول اللہؐ کا تیر منکر پر چلاؤ یارسول اللہؐ کا

کہتے ہیں "ہر چہ در جان بینی در جہاں بینی" یعنی جو کچھ جان میں نظر آتا ہے وہی کچھ جہان میں نظر آتا ہے۔ چونکہ بحمد اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب عشق رسول ﷺ کے میخوار ہوا چاہتے ہیں۔ اسلئے انہیں سارا عالم اسی بادۂ عشق کا میخوار نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں:

چل رہا ہے بادۂ عشقِ رسولؐ

سارا عالم کیوں نہ پھر میخوار ہو

الغرض جس ذوق وشوق اور عشقِ مصطفےٰ ﷺ میں ڈوب کر صاحبزادہ صاحب نے نعتیں لکھیں قابل صد آفریں اور لائق ہزار تحسین ہیں۔

اپنے جذبات وخیالات اور تصورات ونظریات کو جامہ الفاظ وتحریر پہنا کر بیان کرنا اور پھر اشعار کی صورت میں اپنی طبع کی جولانیوں کو ادب واحترامِ محبوب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے بیان کرنا یہ خلاق عالم کی خاص مہربانیوں اور حضور اکرم ﷺ کی خاص "نظرِ کرم" سے ہی ہوسکتا ہے اور وہ جس کو اپنا سمجھتے ہیں نواز دیتے ہیں۔

دعا ہے کہ رب قدوس وسبوح صاحبزادہ صاحب کو رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے عشق ومحبت میں مزید محو ومستغرق فرمائے اور اپنی حقیقت حقیقیہ اور حقیہ سے حجابات ہٹا کر اپنے جلوہ سے سرشار فرمائے اور اپنے شیخ کے فیوضات وبرکات فراواں سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین وغوث العاشقین علیہ التحیات والتسلیمات الی ابد الآباد

صاحبزادہ ابوالحقائق محمد انوار حسین قادری

زیب سجادہ دربار پیر جلوآنویؒ، جلوآنہ شریف (تاندلیانوالہ) ضلع فیصل آباد

20-11-07

سلامِ شوق

سلام اے چارہ سازِ دردمنداں — سلام اے بے نواؤں کے نگہباں
سلام اے مونسِ جانِ پریشاں — سلام اے غمگسارِ حالِ پنہاں
سلام اے داروءِ دردِ دل و جاں — سلام اے بندہ پرور شاہِ شاہاں
سلام اے سید و سالارِ خوباں — سلام اے قبلہ و کعبۂ ایماں
سلام اے جانِ رحمت، جانِ دوراں — سلام اے حضرتِ محبوبِ یزداں
سلام اے شہریارِ مہ جبیناں — سلام اے زینت افزائے حسیناں
سلام اے وارثِ اسلام و قرآں — سلام اے والئ ملکِ سلیماں
سلام اے یوسفِ رخسارِ خوباں — سلام اے عیسیِٔ بیمارِ ہجراں
سلام اے خالقِ اکبر کے مہماں — سلام اے خاتمِ اوراقِ ادیاں
سلام اے جانِ عالم، جانِ جاناں — سلام اے طالب و مطلوبِ رحماں
سلام اے نازشِ سروِ خراماں — سلام اے لطفِ بخشش ظلِ داماں
سلام اے زینتِ ایوانِ سبحاں — سلام اے رونق و نازِ گلستاں
سلام اے سرور و سالار و سلطاں — سلام اے شاہِ عالم، شاہِ شاہاں
سلام اے سرِّ حق، نورِ دل و جاں — سلام اے نورِ حق بر صورتِ انساں
سلام اے شاہِ شاہاں، جانِ جاناں — سلام اے مصطفیٰ شاہِ رسولاں
سلام اے صاحبِ عالم بہر شاں — سلام اے جلوۂ تصویرِ یزداں
سلام اے فضلِ حق، ماہِ درخشاں — سلام اے مہرِ عالم، مہرِ تاباں
سلام اے تاجدارِ بزمِ امکاں — سلام اے بادشاہِ جن و انساں

سلام اے گوہرِ دریائے احساں | سلام اے ہزِبرِ بُرھاں، جانِ بُرھاں
سلام اے افتخارِ بزمِ عرفاں | سلام اے امتیازِ عشق و ایقاں
سلام اے ہادی و ساقیء مستاں | سلام اے سرگروہِ بزمِ پاکاں
سلام اے بے سروساماں کے ساماں | سلام اے چارہ سازِ ہر مسلماں
سلام اے قلبِ شکستہ کے ارماں | سلام اے دادرس، آمالِ خرماں

سلام اے تکیہ گاہِ ما غریباں
سلام اے چارہ گر طاہر پریشاں

یاالٰہی! خواجۂ بطحا کے در کی خیر ہو

یا الٰہی ! خواجۂ بطحا کے در کی خیر ہو
ہم فقیروں ، بیکسوں کے چارہ گر کی خیر ہو

پوچھتا جن کو نہیں اپنا ، پرایا کوئی بھی
پوچھنے والے مرے اُس تاجور کی خیر ہو

آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ رات، دن
دینے والے قاسمِ قدرت کے گھر کی خیر ہو

جس کا سینہ الفتِ احمد سے روشن زیرِ خاک
گوشۂ رضواں ہو یارب اُس قبر کی خیر ہو

ہو گئے سیراب سب، ساقی جہاں محبوبِ رب
صاحبِ عالم تیرے دستِ نظر کی خیر ہو

اُمتِ سرکار کی خاطر کھڑے روح الامینؑ
پر بچھائے راستے پر رہگور کی خیر ہو

حشر میں شاہِ امم نے فکرِ امت کے سبب
رکھ دیا جو خاک پر اس پاک سر کی خیر ہو

بے حجاب اُن کی نظر میں ہے مکان و لا مکاں
اے میرے داور، تیرے علم و ہنر کی خیر ہو

جن کے آگے بند فصحائے عرب کی ہے زباں
ناطقِ قرآں، زبانِ پُر اثر کی خیر ہو

بے زر و بے گھر نہیں کوئی تیرے ہوتے ہوئے
حضرتِ سلمانؓ، بلالؓ و ابوذرؓ کی خیر ہو

دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حسنِ قدیم
اس نگاہِ مست کی اس چشمِ تر کی خیر ہو

بہرِ صدیقؓ و علیؓ، فاروقؓ و عثمانِ غنیؓ
میرے مولیٰ سُنیوں کے ہر بشر کی خیر ہو

کُل سلاسل اولیاء کے جسقدر مشہور ہیں
متصل ہر ایک راہی، راہ بر کی خیر ہو

عالمِ اسلام کی اور ارضِ پاکستان کی
ہو جہاں آباد اسلامی شہر کی خیر ہو

فضلِ حق شاملِ اگر ہو پھر کوئی مشکل نہیں
رقص کر طاہرؔ تیرے روزِ حشر کی خیر ہو

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے لبوں پہ صبح و مسا نعتِ مصطفیٰ
جاری رہے خدایا سدا نعتِ مصطفیٰ

دامن میں لے لیا مجھے رحمت نے آپ کی
جود و عطا کا باب کھلا نعتِ مصطفیٰ

گنجِ کرم ہے ، کانِ سخا نعتِ مصطفیٰ
ہے دو جہاں کی نور و ضیاء نعتِ مصطفیٰ

قرآن میں بھی حکمِ خدا نعتِ مصطفیٰ
لازم ہوئی بشر پہ ثناء نعتِ مصطفیٰ

میری زبان پر ہو سدا نعتِ مصطفیٰ
کرتا ہوں رب سے میں یہ دُعا نعتِ مصطفیٰ

ممکن نہیں کہ دوں گا بُھلا نعتِ مصطفیٰ
ہر دکھ میں آسرا ہے میرا نعتِ مصطفیٰ

مجھ کو لیا ہے غم سے بچا نعتِ مصطفیٰ
جس وقت بھی ہوں پڑھنے لگا نعتِ مصطفیٰ

بارِ خدا ، یہ کیسی عطا نعتِ مصطفیٰ
مقصودِ حق ہے بر لقا نعتِ مصطفیٰ

زائل کبھی نہ ہو یہ جو نعمت مجھے ملی
لکھتا رہوں بہ شوق و ادا نعتِ مصطفیٰ

مدحِ رسول سے رہوں ہر وقت شاد کام
جاری رہے زباں پہ سدا نعتِ مصطفیٰ

محشر کے روز بھی یہی پہچان ہو میری
وردِ زباں ہو صلِ علیٰ نعتِ مصطفیٰ

مولیٰ کریم بھی مجھے بُلوا کے زیرِ عرش
فرمائیں ذکرِ یار سُنا نعتِ مصطفیٰ

خُلدِ بریں میں سید و سرورؐ میرے کہیں
پڑھتا ہے ایک میرا گدا نعتِ مصطفیٰ

اُسکو بلائیں کیسے کرے ہے میری ثناء
ہم بھی سُنیں تو اُس سے ذرا نعتِ مصطفیٰ

نعتِ رسول کی ملی سوغات پیرؒ سے
فرماتے مجھ کو مدح سرا نعتِ مصطفیٰ

اپنا بنا لیا ہے مرے شاہؒ نے جب مجھے
بابِ کرم ہے مجھ پہ بھی وا نعتِ مصطفیٰ

موت و حیات ہو میری حُبِ رسول میں
لب پر یہی ہو صبح و مسا نعتِ مصطفیٰ

توصیف سب پہ فرض ہے حُسنِ حبیبؐ کی
جاری ہو لب پہ ذکرِ خدا نعتِ مصطفیٰ

عشاق کا علاج کریں گے طبیب کیا
ہے مرضِ عشق کی یہ دوا نعتِ مصطفیٰ

جب تک ہے دَم میں دَم رہے سرکار کا کرم	اِس خاکسار پر ہو عطا نعتِ مصطفیٰ
ہے شاعروں کی مشقِ سخن گو ہزار ہا	عنوان مجھ کو یہی ملا نعتِ مصطفیٰ
سرکارِ دوجہاں سے یہ نعمت مجھے ملی	پیغام لے کے آئی صَبا نعتِ مصطفیٰ
نسبت ہے ایک مجھ کو بھی حضرت حسانؓ سے	پڑھتے تھے وہ بھی، میں بھی سدا نعتِ مصطفیٰ
روحِ بلالؓ نے مجھے آغوش میں لیا	پھر شوق سے کہا کہ سُنا نعتِ مصطفیٰ
میں کیا ہوں اور کیا میری اوقات ہے شہاؐ	نظرِ کرم سے مجھ پہ عطا نعتِ مصطفیٰ
دنیا و آخرت میں ہو وردِ زبان نعت	چاہوں گا اپنے رب سے جزا نعتِ مصطفیٰ
وارفتگیٔ شوق ہو ایسی بیان میں	ہر شعر آئینہ ہو میرا نعتِ مصطفیٰ

طاہرؔ حزیں کی ہے یہ تمنا میرے خُدا
پیشِ نبیؐ پڑھے یہ گدا نعتِ مصطفیٰ

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے؟ سیدِ عالم کی دربانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ ملکِ گویائی میں سلطانی کا نام
نعت کیا ہے؟ ذوق وشوق وسوزِ پنہانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ عشق سے بھرپور جوانی کا نام
نعت کیا ہے؟ کشتیِ دل کی نگہبانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ گوہرِ اسرارِ سبحانی کا نام
نعت کیا ہے؟ جلوۂ تفسیر **مَنْ رَّانِی** کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ لم یزل کے حُسنِ لاثانی کا نام
نعت کیا ہے؟ مصطفیٰ کے وجہِ تابانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ حُسن اورخوبی کی پیشانی کا نام
نعت کیا ہے؟ عرش کی قندیلِ نورانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ قلزمِ عرفاں کی افشانی کا نام
نعت کیا ہے؟ سورۂ یوسفؑ کی پیشانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ مظہرِ تفسیرِ قرآنی کا نام
نعت کیا ہے؟ **لی مع اللہ** وقت لاثانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ **فَاذْکُرُوْنِی** حکم ربانی کا نام
نعت کیا ہے؟ مخزنِ انوارِ سبحانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ معدنِ اسرارِ صمدانی کا نام
نعت کیا ہے؟ شاہ کے اوصافِ طولانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ مدحتِ محبوبِ ربانی کا نام
نعت کیا ہے؟ مصطفیٰ کی شانِ شایانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ نعمتِ حق، سرِّ عرفانی کا نام
نعت کیا ہے؟ عقل اوردانش کی حیرانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ رحمتِ حق کی فراوانی کا نام
نعت کیا ہے؟ زینتِ گلزارِ یزدانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ نورِ جان و جانِ جانانی کا نام
نعت کیا ہے؟ گوشۂ رضواں کی گلدانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ چشمۂ عرفانِ حقانی کا نام
نعت کیا ہے؟ خاص وصفِ نوعِ انسانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ خاص لطف وکرم رحمانی کا نام
نعت کیا ہے؟ عاشقوں کی رُوحِ ایمانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ عارفوں کے ذوقِ عرفانی کا نام
نعت کیا ہے؟ ربِ اکبر کی مہربانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ عشقِ غوثِ پاک جیلانیؒ کا نام
نعت کیا ہے؟ سوزِ رومیؒ، شیرِ گیلانیؒ کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ سازِ جامیؒ، پیر منگانیؒ کا نام
نعت کیا ہے؟ ختم میری ہر پریشانی کا نام ــــ نعت کیا ہے؟ ساقیِ کوثر کی مہمانی کا نام

نعت کیا ہے؟ غمگسارِ دردِ پنہانی کا نام
نعت کیا ہے؟ چارہ سازِ مرضِ روحانی کا نام
نعت کیا ہے؟ ہجر کی مشکل سے آسانی کا نام
نعت کیا ہے؟ مونسِ رنج و پریشانی کا نام
نعت کیا ہے؟ بے نواؤں پر مہربانی کا نام
نعت کیا ہے؟ بیکسوں کے ساز و سامانی کا نام
نعت کیا ہے؟ شاعری کی صف میں سلطانی کا نام
نعت کیا ہے؟ مہرِ عالم کی ثناء خوانی کا نام
نعت کیا ہے؟ ہم غلاموں کی غلامانی کا نام
نعت کیا ہے؟ بندۂ شہ کی مدح خوانی کا نام
نعت کیا ہے؟ عشق میں طاہرؔ کی جولانی کا نام
نعت کیا ہے؟ یار کے انوارِ نورانی کا نام

الٰہی! مجھے ہو لقائے محمدؐ

الٰہی! مجھے ہو لقائے محمدؐ — میری جان و دل ہو فدائے محمدؐ
دمِ واپسیں بھی یہی ہے تمنا — زباں پر ہو جاری ثنائے محمدؐ
سراجِ منیرا کی نورانی ضو سے — سیاہ قلب کو جگمگائے محمدؐ
غرض دین و دنیا کی ہرگز نہیں ہے — مجھے چاہیے خاکِ پائے محمدؐ
محمدؐ کے جلووں میں کھو جاؤں ایسا — دکھائی نہ دے کچھ سوائے محمدؐ
ہو دل سے فراموش ہر ایک حسرت — فقط دل رہے مبتلائے محمدؐ
شب و روز، ہر وقت، ہر لحظہ میرے — خیالوں کی دُنیا پہ چھائے محمدؐ
حبیبِ خدا کی محبت میں مرنا — یہی چاہتا ہوں خدائے محمدؐ
ہے تخلیقِ عالم کی منشاء محمدؐ — بنائے جہاں ہے بنائے محمدؐ
کھلی شرحِ تفسیر جب **مَنْ رَانی** — لقائے خدا ہے لقائے محمدؐ
ہوا **کُنْتُ کَنْزًا** سے جو نُور ظاہر — وہی نُور خلوت سرائے محمدؐ
جو الہام و وحی کے گنجِ خفی ہیں — وہی دہر میں ہیں لُٹائے محمدؐ
ہے رحمت خدا کی جو ہر شے پہ چھائی — وہ رحمت مجسم بن آئے محمدؐ
یہ ارض و سما ہو کہ فردوسِ اعلیٰ — بنائے گئے ہیں برائے محمدؐ
مجھے ہی نہیں اُنکی اُلفت کا دعویٰ — کہ سارا جہاں ہے فدائے محمدؐ
یہ عرفان و ایقان و علم و بصیرت — ملا صدقۂ خاکِ پائے محمدؐ
میرے خانۂ دل کو آباد کر دے — خدائے محمدؐ برائے محمدؐ
ابوبکرؓ و فاروقؓ، عثمانؓ و حیدرؓ — انہی سے ہویدا ضیائے محمدؐ
میرے پیرؒ نے ہے مجھے یہ بتایا — لقائے خدا ہے، لقائے محمدؐ

نہ میں کچھ ہوں، اور نہ ہی اوقات میری
ہوں ادنیٰ سا طاہرؔ گدائے محمدؐ

جانثارانِ رسولِ مہِ کامل ہم ہیں

جانثارانِ رسولِ مہِ کامل ہم ہیں
آپؐ کے گیسوئے خمدار کے بسمل ہم ہیں

الفتِ سیدِ ابرار ملی ورثہ میں
دہر میں دردکی سوغات کے حامل ہم ہیں

اپنا مذہب ہے فقط عشقِ رسولِ اکرم
یوں شب و روز تیرے عشق کے گھائل ہم ہیں

حق تعالیٰ نے کہا **فَاتَّبِعُونِی** جب سے
شہِ بطحا کی اطاعت کے ہی قائل ہم ہیں

جلتا رہتا ہے دل و جاں میں محبت کا چراغ
ایسے الطاف و کرم کے کہاں قابل ہم ہیں

نصِ قرآں سے عشاق کا ایماں ثابت
نجدی پاگل ہیں جو کہتے ہیں کہ پاگل ہم ہیں

چاک کرتے ہیں سرِ بزم ابھی دامنِ دل
تیرا دِل بھی کہیں مجروح ہے کہ گھائل ہم ہیں

یا عبادی سے پکاریں میرے مالک مجھ کو
قاسمِ رزقِ خداوند کے سائل ہم ہیں

دل جلوؤں سے نہ پڑا واسطہ زاہد تجھ کو
خود ہی جاہل ہو مگر کہتے ہو جاہل ہم ہیں

زُہد و تقویٰ تو محبت کے سوا کچھ بھی نہیں
شکر الحمد کہ اس عشق میں کامل ہم ہیں

بندگانِ درِ دولت ہیں ازل سے تیرے
لاج رکھیے کہ بڑے بُزدل و بے دل ہم ہیں

فقر و فخری کی صدا جب سے پڑی کانوں میں
رات دن ہستی مٹانے پہ ہی مائل ہم ہیں

نام و ناموس کی طاہرؔ کو نہیں کچھ بھی غرض
یار پہ خود کو مٹانے کے ہی قائل ہم ہیں

قبلۂ دل، کعبۂ جان رسول عربی

قبلۂ دل ، کعبۂ جان رسولِ عربی
تجھ پہ سو جان سے قربان رسولِ عربی

پھر دکھائیں رُخِ پُر نور میرے شاہ مجھے
پورے مضطر کے ہوں ارمان رسولِ عربی

خَلق سے آپ کو خلّاق نے نوازا ایسا
خُلق ہے آپ کا قرآن رسولِ عربی

سارے عالم کو ہدایت کیلئے نورِ ازل
آگئے صورتِ انسان رسولِ عربی

نجد میں قیس کی روح اب بھی پریشان پھرے
میری روح اور ہے دامان رسولِ عربی

آپ کی شان ہے خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
بڑھ رہا مرتبہ ہر آن رسولِ عربی

قدسیوں کا ہے **یُصَلُّوْنَ** وظیفہ ہر دم
ربِ اکبر بھی ثناء خوان رسولِ عربی

رَبُّكَ، دِیْنُكَ کہتا رہے بیشک لیکن
ہے فلاح قبر میں پہچان رسولِ عربی

حق تعالیٰ کا ہے عرفان اُسی کو حاصل
ہو گیا جسکو بھی عرفان رسولِ عربی

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہے مقامِ ارفع
آپ کی شان ہے کیا شان رسولِ عربی

جب سے نظروں میں بسا جلوۂ محبوبِ خدا
ہر طرف آپ کا فیضان رسولِ عربی

ساری مخلوق کو جو کچھ بھی ملا تجھ سے ملا
برکت و نعمت ایمان رسولِ عربی

شب اسریٰ کے دُلارے کو کروڑوں مُجرے
چاند تارے تیرے قربان رسولِ عربی

بے حجابانہ سُخن طالب و مطلوب ہے آج
میزباں رب ہے تو مہمان رسولِ عربی

اُنکی چاہت کے سوا دین میں کچھ ہے ہی نہیں
اپنے مذہب کا ہے عنوان رسولِ عربی

آپ کا ہوں تو کوئی فکر مجھے کیونکر ہو
میرے آقا میرے سلطان رسولِ عربی

شاہؒ کی نظرِ کرم سے ہی ثناء خواں طاہرؔ
بن گیا ہے میرا دیوان رسولِ عربی

اِک مِدح سرا ہوں میں تیرا سرورِ عالم

اِک مِدح سرا ہوں میں تیرا سرورِ عالم
جیسا بھی ہوں اچھا یا بُرا سرورِ عالم

میں قابلِ الطاف و کرم گرچہ نہیں ہوں
ہے لاج میری تجھ کو شہا سرورِ عالم

گر آپ سہارا نہ بنیں ، کون بنے گا
دُکھ درد کے ماروں کا بَھلا سرورِ عالم

بس آپ ہی اک آسرا ہیں دونوں جہاں میں
ہے کون میرا تیرے سوا سرورِ عالم

فریاد جو تم سے نہ کروں ، کس سے کروں اور
سنتا ہے کوئی میری صدا سرورِ عالم

ہر سمت سے گھیرا ہے مجھے رنج و الم نے
میرے سبھی دکھ درد مٹا سرورِ عالم

ہے تکیہ غریبوں کا تیرا ہی درِ والا
تجھ سے ہی ملی بھیک سَدا سرورِ عالم

اللہ نے تیرے ہاتھ میں جب دے دیا سب کچھ
ہے سارا جہاں تیرا گدا سرورِ عالم

مولیٰ نے کہا آپؐ کو جب قُلْ یٰعِبَادِی
بندہ ہوں تیرا ہر دوسرا سرورِ عالم

کھاتا ہے زمانہ تیرے دربار کی خیرات
منگتا ہے تیرا شاہ و گدا سرورِ عالم

بس ایک تمنا ہے میری وقتِ نزع بھی
ہونٹوں پہ تمہاری ہو ثناء سرورِ عالم

ہو تیری محبت میں میرا جینا کہ مرنا
ہر وقت یہی میری دُعا سرورِ عالم

ہے میرے لئے آپ کی دہلیز ہی معراج
اعزاز نہیں اس سے بڑا سرورِ عالم

کس منہ سے کروں شکر تیرا خواجۂ بطحا
دیدار کے لائق نہ میں تھا سرورِ عالم

کیا ابرِ کرم برسا ہے بیکار زمیں پر
ہے فضل تیرا ، جود و سخا سرورِ عالم

میں کیا ہوں، ندامت سے ہے جھک جاتا میرا سر
یہ تیرا کرم تیری عطا سرورِ عالم

اے سیدِ لولاک لما ، فخرِ دو عالم
سو جان سے ہوں تجھ پہ فدا سرورِ عالم

ٹکڑوں پہ تیرے پلتے ہیں مجھ جیسے گدا بھی
ورنہ میری اوقات ہے کیا سرورِ عالم

تعریف میں کس منہ سے کروں آپ کی شاہا
تعریف کے قابل بھی نہ تھا سرورِ عالم

ہوں مدح سرا اُن کا جو ممدوحِ خدا ہے
طاہرؔ پہ ہے یہ خاص عطا سرورِ عالم

دستگیری میری فرمایئے مکی مدنی

دستگیری میری فرمایئے مکی مدنی
بن گئی جان پہ ہے آیئے مکی مدنی

اپنے در پر مجھے بلوایئے مکی مدنی
رُخِ زیبا مجھے دکھلایئے مکی مدنی

شوقِ دیدار کیے جاتا ہے بیتاب مجھے
پردہ رُخ سے ذرا سرکایئے مکی مدنی

چشمِ رحمت ہو اِدھر بندۂ بے دام پہ پھر
جانِ عالم ذرا فرمایئے مکی مدنی

بندہ محتاج کو محروم نہ رکھیے آقا
آپ کی نظرِ کرم چاہیے مکی مدنی

ہم گنہگاروں کو محشر میں شفیعِ امت
قیدِ ذنب سے رہا کروایئے مکی مدنی

گو بُرا ہوں یا بھلا آپ سے نسبت ہے شہاؐ
لاج رکھئے مری اب آیئے مکی مدنی

ایک مدت جو سرِ عرشِ بریں نُور رہا
ایک لمحہ وہی دکھلایئے مکی مدنی

مصحفِ رُخ کی حقیقت ہے بیاں سے باہر
پردۂ میم کو اُٹھایئے مکی مدنی

تیری تصویر، مصور کا ہے آئینۂ تام
پھر تصور میں مرے آیئے مکی مدنی

آپ کی شان و حقیقت کو خُدا ہی جانے
فہم ناقص کہاں دوڑایئے مکی مدنی

اسمِ اعظم ہے یہی نامِ محمدؐ! واللہ
ہر رگ و تار پہ بس گایئے مکی مدنی

ہم ہوئے آپ کے اور آپ خدا تعالیٰ کے
حشر سے پھر کیوں گھبرایئے مکی مدنی

میرا دل اور میری جان تصدق تم پر
پھر مجھے قدموں میں بلوایئے مکی مدنی

بس یہی عرض و تمنا ہے تیرے طاہر کی
تیری دہلیز پہ مر جایئے مکی مدنی

میرے آقا میرے سلطان سا کوئی بھی نہیں

میرے آقا میرے سلطان سا کوئی بھی نہیں
شبِ معراج کے مہمان سا کوئی بھی نہیں

انبیاء آئے ، رُسل آئے جہاں میں لیکن
ہاں مگر صاحبِ قرآن سا کوئی بھی نہیں

لی مع اللہ کا بیاں ، رازِ حقیقت کی دلیل
سِرّ حق ، مظہرِ رحمٰن سا کوئی بھی نہیں

خاتمِ جملہ رسل ، ہادیٔ کل ، مصدرِ کل
ساری مخلوق میں اِس شان سا کوئی بھی نہیں

صاحبِ جود و سخا ، لطف و عطا ، مہر و وفا
حق تعالٰی کے بُرھان سا کوئی بھی نہیں

نطقِ احمدؐ سے ہی جاری ہوا قرآن و حدیث
پاک و طاہر تیرے فرمان سا کوئی بھی نہیں

نوعِ انساں ہی کیا ساری خدائی میں نہیں
تیری عظمت سا تیری آن سا کوئی بھی نہیں

سرورِ دنیا و دیں ، نُورِ ازل ، نُورِ مبیں
جانِ عالم ، جانِ جاناں سا کوئی بھی نہیں

کسقدر بالا ہے ایوانِ رسولِ عربیؐ
اور اِس حاملِ ایوان سا کوئی بھی نہیں

مسندِ سدرہ پہ بیٹھے ہوئے جبریلِ امیںؑ
میری سرکار کے دربان سا کوئی بھی نہیں

عمر فاروقؓ ہو صدیقؓ ہو ، عثمانؓ و علیؓ
خاتم الرسلؐ کے یاران سا کوئی بھی نہیں

باغِ احمدؐ کے ہیں دو پھول حسنؓ اور حسینؓ
مصطفےٰؐ کے گُل و ریحان سا کوئی بھی نہیں

آلِ اطہر ہو ، صحابہ ہوں کہ ازواجِ رُسول
سیدِ والا کے بُستان سا کوئی بھی نہیں

نعت خواں دنیا میں لاکھوں ہوئے بیشک لیکن
ہاں مگر حضرتِ حسانؓ سا کوئی بھی نہیں

غوث بالا ہو، قطب، شیر ہو سردار و کرم
شہِ بطحا کے غلامان سا کوئی بھی نہیں

معرفت ہے یہی عرفانِ شریعت یارو
اِس سے بڑھ کر فقر آسان سا کوئی بھی نہیں

شاعری سے ہیں بھری لاکھوں کتابیں بیشک
نعتِ سرکار کے دیوان سا کوئی بھی نہیں

مُلتجی آپ کے ہے جود و کرم کا طاہر
مِہر و بخشش میں تیری شان سا کوئی بھی نہیں

نگاہِ کرم، تاجدارِ مدینہ

نگاہِ کرم ، تاجدارِ مدینہ گرفتارِ غم ، تاجدارِ مدینہ
جو تم نہ سنو گے ، سُنے کون میرے یہ کرب و الم ، تاجدارِ مدینہ
کہاں طُورِ سینا ، کہاں عرشِ اعظم ہے زیرِ قدم ، تاجدارِ مدینہ
ہے محشر میں تاجِ شفاعت تیرے سَر شفیعِ اُمم ، تاجدارِ مدینہ
تمہاری طلب میں کہاں سے کہاں تک چلے آئے ہم ، تاجدارِ مدینہ
تمہارے ہی دم سے ہے رونق جہاں میں ہے ہستی میں دَم ، تاجدارِ مدینہ
محمدؐ ہی عنوان اسلام کا ہے چراغِ حرم ، تاجدارِ مدینہ
اُولو العزم ہیں قافلۂ رُسُل میں ، رسولِ حشم ، تاجدارِ مدینہ
صفیؑ و نجیؑ ہو ، ذبیحؑ و مسیحؑ ہو سبھی سَر بہ خم ، تاجدارِ مدینہ
ازل سے تیرے رُوئے انور کے شاہا ہیں مشتاق ہم ، تاجدارِ مدینہ
حبیبِ خُدا ، شبِ اسریٰ کے دولہا اِدھر بھی کرم ، تاجدارِ مدینہ
ہمیں بھی عطا ہو ، نواسوں کا صدقہ کہ سائل ہیں ہم ، تاجدارِ مدینہ
ہو نظرِ کرم طاہرِؔ خستہ پر بھی میرے قبلہ ام ، تاجدارِ مدینہ

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی
برتر ہو کائنات سے اُلفت حضور کی

اسلاف کی طرح یہی ایمان ہے میرا
ہو بندگی خدا کی ، اطاعت حضور کی

روزِ جزا کی فکر مجھے اب نہیں رہی
جب سے عطا ہوئی مجھے نسبت حضور کی

رحمت ہی مصطفیٰ کی ، رحمت خدا کی ہے
دونوں جہاں پہ چھائی ہے رحمت حضور کی

خاکی و نُوری سر کو جھکائے کھڑے ہوئے
اللہ ہی جانتا ہے حقیقت حضور کی

مخلوق سے ولی ہیں ، تو نبیوں سے مُرسلین
اور سب سے ہے نمایاں رسالت حضور کی

منسوخ ہو چکے سبھی ادیان دہر کے
سر چشمۂ ھُدیٰ ہے ہدایت حضور کی

تورات ہو ، زبور ہو ، انجیل بھی نہیں
سب ختم اب چلے گی شریعت حضور کی

ارض و سما پہ، کون و مکاں ، لا مکاں پہ بھی
حکمِ خدا سے جاری حکومت حضور کی

عزت ولِرَسُولِہٖ کا پاس اِس قدر
عزت خدا کے ساتھ ہے عزت حضور کی

منکر نکیر پوچھیں گے رَبُّکَ ، دِیْنُکَ
لیکن رہائی ٹھہری شہادت حضور کی

اپنے تو اپنے کہتے ہیں کُفار بھی انہیں
الصادق و امین یہ عظمت حضور کی

بدتر سے دشمنوں پہ بھی وَا دامنِ کرم
ہے کس قدر بلند مروت حضور کی

دشمن بھی اُنکے لطف و کرم کے ہیں معترف
کس پر نہیں جہاں میں عنایت حضور کی

دنیا میں اور قبر میں، میدانِ حشر میں
اُمت کو ہر جگہ ہے ضرورت حضور کی

ساری خُدائی ہے، سرِ تسلیم اُنکے پیش
اللہ! کیا ہے شان و جلالت حضور کی

ہے یہ وہ آفتاب نہ ڈوبے گا جو کبھی
نصف النہار پر ہے نبوت حضور کی

سجدے میں علم و حکمت و دانش و فلسفہ
بے مثل ہے جہاں میں بصیرت حضور کی

اللہ کو پسند ہے اُسوۂ مُصطفیٰ
اسلام کیا ہے؟ درس و طریقت حضور کی

گر مصطفیٰ سے پیار نہیں، دین ہی نہیں
تکمیلِ دین ٹھہری ہے الفت حضور کی

آتا ہے رشک بارہا طالعِ نصیب پر
میرے نصیب میں ہوئی مدحت حضور کی

ہر طرف جاری ہے فیضانِ رسول

ہر طرف جاری ہے فیضانِ رسول
دو جہاں گویا ہے ایوانِ رسول

صاحبِ لطف و عطا کے فضل سے
چار سو رحمت ہے احسانِ رسول

دم بخود ارض و فلک ہیں آج بھی
دیکھ کر اعجاز بُرھانِ رسول

مرتبہ کوئی بیاں کیسے کرے
بڑھ رہی ہر آن ہے شانِ رسول

دو جہاں کے عاصیوں کو ڈھانپنے
کس قدر پھیلا ہے دامانِ رسول

جینا ، مرنا ہو رضائے یار میں
ہر مسلماں کو ہے فرمانِ رسول

بادۂ توحید سے مخمور وہ
ہے میسر جس کو عرفانِ رسول

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَك سے عیاں
ہو رہی ہے عظمت و شانِ رسول

بخشوانا عاصیوں کو حشر میں
خاص ہے یہ عہد و پیمانِ رسول

اُس درِ والا کی کیا توقیر ہے
ہے جہاں جبریل دربانِ رسول

سب ملائک اور اِنس و جان کا
ہے وظیفہ مدحت و شانِ رسول

کربلا میں ، نجف میں ، بغداد میں
ہر جگہ جاری ہے فیضانِ رسول

آ نہیں سکتی خزاں جس باغ میں
ہے وہی لاریب بُستانِ رسول

شہ کے جود و کرم کا فیض ہے
مجھ سا بیکس ہے ثناء خوانِ رسول

طاہرِ خستہ کی ہے یہ التجا
جان و دل سب کچھ ہو قربانِ رسول

لاج ہے میری حبیبِ دوسرا کے ہاتھ میں

لاج ہے میری حبیبِ دوسرا کے ہاتھ میں
احمدِ مرسل ، محمدؐ مصطفیٰ کے ہاتھ میں

میں ہی کیا خلقِ جہاں، سب اِنس وجاں کی لاج ہے
خواجۂ بطحا ، شہِ ارض و سما کے ہاتھ میں

سب خزانوں کا بنایا رب نے ہے قاسم انہیں
دین و دنیا سب ہے محبوبِ خدا کے ہاتھ میں

ہے لواء الحمد کا جھنڈا اُنہی کے ہاتھ میں
حشر سارا ، شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ میں

صاحبِ لولاک ہیں وجہِ ظہورِ کائنات
کیا نہیں رکھ خدا نے مصطفیٰ کے ہاتھ میں

ہے ید اللہ سے عیاں دستِ نبی کا مرتبہ
ہاتھ ہے اللہ کا خیر الوریٰ کے ہاتھ میں

ہر گھڑی ، ہوتا ہی رہتا ہے مقام انکا بلند
وَرَفَعْنَا ذکر ہے شانِ عطا کے ہاتھ میں

پڑھ رہے ہیں دمبدم سب اِنس وجاں، حُور وملک
ہے لقائے یار میرے دلربا کے ہاتھ میں

مرتبہ شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ، صدرالعلیٰ
کیا نہیں رکھا خُدا نے مصطفیؐ کے ہاتھ میں

نعمتیں لے کر خدا سے ، بانٹتے سب کو ہی
نُور کی خیرات ہے نُور الھدیٰ کے ہاتھ میں

دامنِ امید کو پھیلا کے ہے سائل کھڑا
حاجتیں اُسکی ہیں سب حاجت روا کے ہاتھ میں

اے میرے داور، میرے فریاد رس، بندہ نواز
مشکلیں حل کیوں نہ ہوں مشکل کشا کے ہاتھ میں

صرف دنیا میں نہیں قبر و حشر میں بھی مری
لاج اور سب شرم ممدوحِ خدا کے ہاتھ میں

فکر کیا دنیا و عقبیٰ کا تجھے طاہر حزیں
ڈور تیری ہے حبیبِ کبریا کے ہاتھ میں

رسولِ اکرم، حبیبِ عالم ہے مرتبہ بے مثال تیرا

رسولِ اکرم ، حبیبِ عالم ہے مرتبہ بے مثال تیرا
ملا خُدا سے نہیں کسی کو وہ حُسنِ کامل جمال تیرا

کوئی گدا ہے یا شہنشاہ ہے جُھکا کے سَر ہر کوئی کھڑا
یہ جاہ وحشمت یہ شان وشوکت ہے سب پہ طاری جلال تیرا

وہ شبِ اسریٰ کی پاک ساعت ، ہیں منتظر سب نبی ، ملائک
یہی ہے معراج کی حقیقت ہوا خدا سے وصال تیرا

زہے مقامات بشری ، مَلکی اور حقی تمام تجھ پر
مگر حقیقت رہی معمّا خُدا کو معلوم حال تیرا

معیت ایسی ہے کس کو حاصل ، جو لی مع اللہ کی ہو مماثل
ہے ختم محبوبیت تجھی پر قرآن سارا ہے قال تیرا

تمہاری ہر ساعتِ گزشتہ سے آنے والی مِـــنَ الْاُوْلـــی
ہے وَرَفَـــعْـــنَـــا سے ذکر ہر دَم بلند اے خوشحال تیرا

ہویدا رُخِ والضحیٰ سے تیرا ، تو مثلِ واللیل زُلفِ دوتا
ہے خطِ رُخسار سورہ یٰسین ظاہراً خدوخال تیرا

حبیبِ ربِ علیٰ تمہی ہو ، شفیعِ روزِ جزا تمہی ہو
حضورِ انور ، غریب پرور ، ہے وصف ہر لازوال تیرا

شبِ ولادت ہے لب پہ امت، تو دمِ آخر بھی لب پہ امت
حیات ساری کا لمحہ لمحہ ہے فکرِ امت خیال تیرا

وہ سید الانبیاء کا چہرہ کہ مظہرِ کبریاء کا چہرہ
ہے مَنْ رَاٰنِیْ کا عکس چہرہ، جمالِ حق ہے جمال تیرا

یہ پاک صورت ، یہ نور پیکر ، ہے کس قدر دلنشیں ملاحت
یہ رنگ و رونق ، یہ محبوبیت کہ حُسن ہے لا یزال تیرا

نہ تم سا تھا کوئی ، نہ ہی اب ہے ، نہ ہوگا محشر کے روز تک بھی
مثال تیری نہیں بنائی کہ مرتبہ بے مثال تیرا

تمہاری شانِ علیٰ کے صدقے، تمہارے جود و سخا کے صدقے
ہیں ختم تم پر ہی وصف سارے بلندیوں پر کمال تیرا

عجب سماں گلشنِ نبیؐ کا ، چمک رہا چہرہ ہر کلی کا
ہے عکس جس میں نبیؐ ، علیؓ کا ، نرالا اہل و عیال تیرا

جو سَر پہ رکھنے کو مِل ہی جائے حضور کا نعلِ پاک طاہرؔ
یہ شرف کیا کم ہے عرش سے بھی بلند و بالا نعال تیرا

غریبوں کی مشکل کشا کرنے والے

غریبوں کی مشکل کشا کرنے والے فقیروں کی حاجت روا کرنے والے
عطا غمزدوں کو شفا کرنے والے غمِ دو جہاں سے رہا کرنے والے
بھرم رکھنے والے، کرم کرنے والے عطا کرنے والے، وَفا کرنے والے
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کہے رب نوافل کو شب بھر ادا کرنے والے
وہ غاروں میں رو رو کے امت کی خاطر خدا سے یہی التجا کرنے والے
بُھلایا نہیں فکرِ اُمت کسی جا یہاں بھی، وہاں بھی، دُعا کرنے والے
ہے مخصوص جو اِک دُعا ہر نبی سے وہی آپ روزِ جزا کرنے والے
شفاعت ہے اُمت کی مقصود و منشاء حشر میں یہی اک دعا کرنے والے
ہیں سب انبیاء نُور کے ممبروں پر مگر سر بسجدہ رہا کرنے والے
کہا رب نے بخشی شفاعت ہے تم کو اُٹھا چہرہ عرض و صَدا کرنے والے
ہیں محمود پر آج وہ جلوہ فرما ہمیشہ سے حمد و ثناء کرنے والے
خطا کاروں، بدکاروں اور عاصیوں کو غمِ معصیت سے رِہا کرنے والے
تیرے در پہ مجرم کھڑے سَر جھکائے کرم چاہتے ہیں جَفا کرنے والے
نہ بدلے گی صورت تیرے اُمتی کی خوشا اُمتی سے وَفا کرنے والے
تمہاری محبت میں سرشار ہر دَم دل و جان اپنی فدا کرنے والے
ہمیں فکرِ عالم سے کیا غرض و غایت حبیبِ خُدا کی ثناء کرنے والے
میرے چارہ گر، میرے داور محمدؐ میرے دردِ دل کی دَوا کرنے والے
ہمیں دونوں عالم کی شاہی میسر درِ مصطفیٰ پر گدا کرنے والے

کوئی آج تک خالی لوٹا نہیں ہے حبیبِ خُدا سے صَدا کرنے والے
تمہارے ہیں اور دَر پڑے ہیں تمہارے تمہیں یاد صبح و مَسا کرنے والے

غلامانِ در طاہر و مظہر ، اختر
غلاموں پہ لطف و عطا کرنے والے

کہاں تک بیاں ہو کمالِ محمدؐ

کہاں تک بیاں ہو کمالِ محمدؐ
نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمدؐ

جمالِ خدا ہے ، جمالِ محمدؐ
جلالِ خدا ہے ، جلالِ محمدؐ

محمدؐ کی تعریف نامِ محمدؐ
رَفَعنَا ہے ذکر و خیالِ محمدؐ

محمدؐ کا رتبہ کوئی کیسے سمجھے
کہ ہے عرش زیرِ نعالِ محمدؐ

شریعت کی تعریف کچھ اسقدر ہے
شریعت فقط قیل و قالِ محمدؐ

طریقت کا رَستہ یہی میں نے سمجھا
تصوّف ہے جذبہ و حالِ محمدؐ

یہی معرفت اور عرفانِ حق ہے
میسر ہو ہر دم وصالِ محمدؐ

حقیقت کی منزل ہے تیرا نہ ہونا
سرآپا ہو عکسِ جمالِ محمدؐ

فرض سب پہ ہے اُن کا اُسوۂ حسنہ
نمایاں جہاں میں خصالِ محمدؐ

عیاں مَنْ رَانی سے ہے وصلِ مولیٰ
خدایا ! عطا ہو وصالِ محمدؐ

ہے مسلک یہی میرا مشرب یہی ہے
رہے دل میں ہر دم خیالِ محمدؐ

ہے پہچان محشر میں طاہر کی اتنی
غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ

ملی جب سے تیرے در کی گدائی

ملی جب سے تیرے دَر کی گدائی
ہوئی فکرِ دو عالم سے رہائی

کہاں میں اور کہاں محبوبِ یزداں
تمہارے عشق نے خیرات پائی

نزع میں، قبر میں، روزِ حشر تک
ملی تیرے وسیلہ سے رہائی

میرے شاہؐ تیری چادر کے میں صدقے
کہ جس میں عاصیوں کی ہے سمائی

چھپائے بیکس و لاچار لاکھوں
ہر اِک گنہار پر چادر ہے چھائی

مجھے دنیا و عقبیٰ سے غرض کیا
تیرے دَر کی ملی جب خاکپائی

کہ ہفت اقلیم کی شاہی سے بہتر
میرے آقا تیرے دَر کی گدائی

تیری شانِ عطا! اللہ اکبر
بیاں کیا ہو نہیں طاقت گویائی

تیرے جود و کرم نے راہ تیری
ہے مجھ لاچار کو خود ہی دکھائی

میرے بس میں کہاں توصیف تیری
وہی کہتا ہوں جو تُو نے سکھائی

میری عقل و بصیرت، فہم ناقص
نہیں آواز میں بھی خوش نمائی

میری بے جان تاروں میں کسی کے
کرم کے ہاتھ سے آواز آئی

تمہارے عشق میں اے جانِ عالم
ہوئی سرشار ہے ساری خدائی

یہ الطاف و کرم ہے خاص مجھ پر
میرے لب پر تیری مدحت سرائی

یہ نعمت ہو کبھی زائل نہ مجھ سے
یہی ہے بے نَوا کی بے نَوائی

میرے لجپال رکھنا لاج میری
تمہاری آس ہے جو کھینچ لائی

جبینِ شوق کو دَر پر جھکائے
دیئے جاتا ہے اک سائل دوہائی

پڑا دہلیز پر طاہر حزیں ہے
تیرے دربار تک میری رسائی

سید الانبیاء سے نسبت ہے

سید الانبیاء سے نسبت ہے — احمدِ مجتبیٰ سے نسبت ہے

میری نسبت نے پایا عزّ و شرف — جب سے مدنی پیا سے نسبت ہے

یہی نسبت بنی وسیلہ مری — اِسی نسبت سے مجھ کو نسبت ہے

میری حاجت سے با خبر ہیں وہ — مجھ کو حاجت روا سے نسبت ہے

اب تو مشکل رہی کوئی بھی نہیں — جب سے مشکل کشا سے نسبت ہے

جانِ رحمت ہیں جب حضور میرے — عاصیوں کو عطا سے نسبت ہے

مجھے محشر کی کچھ نہیں پروا — شافعِ یومِ جزا سے نسبت ہے

حق تعالیٰ کا مجھ پہ خاص کرم — تاجِ عرشِ عُلیٰ سے نسبت ہے

میں ہوں قربان اُن چٹانوں پر — جن کو ثور و حرا سے نسبت ہے

آپ سے دَر کو، دَر سے ہے سگ کو — سگ سے اِس بے نوا کو نسبت ہے

دم بخود اُس کے سامنے قُدسی — جس کو بھی مصطفیٰؐ سے نسبت ہے

دونوں عالم سے بے نیاز ہے وہ — جس کو تیرے گدا سے نسبت ہے

نُور دریا ہے، نُور ہی قطرہ — یہی نُور الھدیٰ سے نسبت ہے

نُور، مِن نورہٖ کا چاروں طرف — نُور والے پیا سے نسبت ہے

خیر تم سے ہے خیرِ خلقِ خدا — کیا ہی خیر الوریٰ سے نسبت ہے

فخر جتنا کروں مگر کم ہے — کہ حبیبِ خدا سے نسبت ہے

دَر کُھلا ہے جہاں میں بخشش کا — جنکی بابِ سخا سے نسبت ہے

سید المرسلین، سیدِ کُل — سید دوسرا سے نسبت ہے

میرے آقا میرے رسولِ کریمؐ — آپ کے اولیاء سے نسبت ہے

طاہرِ خستہ بھی ہے مدح سرا
مجھ کو تیری ثناء سے نسبت ہے

میں ہوں غلام حضرتِ خیرالانام کا

میں ہوں غلام حضرتِ خیرالانام کا
خیر البشر ، حضور علیہ السلام کا

ہے چاند آسمانِ نبوت کا مصطفیٰ
ہے فیض چارسو اِسی ماہِ تمام کا

ہے آبرو بشر کی محمدؐ کے نام سے
سارا جہان صدقہ اِسی پاک نام ہے

لوح و قلم سے کرسی و عرشِ علیٰ سے بھی
اعلیٰ مقام مرقدِ خیر الانام کا

جاری ہو رب کی دھرتی میں اسلام کا نظام
منشور ہے رسول علیہ السلام کا

لاَ تَرْفَعُوْا میں ادب رسالت مآب کا
اللہ دے رہا ہے سبق احترام کا

تنقیص **رَاعِنَا** سے ہوئی یہ بھی چھوڑ دو
اُنْظُرْنَا لفظ آج سے ٹھہرا کلام کا

ہیں دو جہاں کی نعمتیں اُسوۂ پاک میں
فرمان ہے صریح یہ رب الانام کا

کعبہ و سدرہ ، مسجدِ اقصیٰ بھی گزر گاہ
ہے عرش زیرِ پا میرے عالی مقام کا

پیغامِ حق کا باب مکمل ہے آپ پر
فیضان ہر طرف ہے خدا کے پیام کا

نظرِ حبیب نے جسے سرشار کر دیا
محتاج کیا رہے گا وہ بادۂ و جام کا

میں کس شمار میں ہوں ، نہ اوقات کچھ مری
جو کچھ ہوں صدقہ آپ کے ذکرِ مدام کا

احباب کر رہے ہیں جو مجھ سے محبتیں
سارا کرم ہے آپ کے فیضِ دوام کا

توصیف آپ کی ہے لبوں پر میرے شہا
طاہرؔ حزیں میں ایک یہی وصف کام کا

ساری دنیا میں کوئی ہے میرے آقا جیسا

ساری دنیا میں کوئی ہے میرے آقا جیسا
سیدِکون ومکاں ، خواجۂ بطحا جیسا

صفیں باندھیں ہیں کھڑے اقصیٰ میں مُرسل سارے
مقتدا کون ہے پھر حضرتِ والا جیسا

شب اسریٰ کو سجایا گیا اُن کی خاطر
کون ہے عرشِ معلّٰی کے دولہا جیسا

قَابَ قَوْسَیْن تلک بات نہیں اَوْ اَدْنٰی
مرتبہ کس کو مِلا خواجۂ بطحا جیسا

انبیاء آئے رُسل آئے جہاں میں لیکن
پر نہیں آیا کوئی بھی میرے آقا جیسا

آپ کی نظرِ عنایت کے طلب گار ہیں ہم
کون ہے مہر و وفا میں مہِ طیبہ جیسا

آپ کے دَر سے ہی ملتی ہے ضیاء عالم کو
آپ کا دَر ہے کُھلا باب عطا کا جیسا

کوئی اِس شان سا آیا ، نہ کبھی آئے گا
مرتبہ میں ہو جو معراج کے دولہا جیسا

سید و سرور و سرکار و سالار و سلطاں
ہاتھ کس کا ہے تیرے دستِ یداللہ جیسا

ہے کہا اُمِ نبیؑ نے خرجَ منی نور
شام کے قصر تلک ، نُور کا دریا جیسا

نُوروالے بھی ہیں پاتے تیری خیرات شہا
نُور مِن نورہٖ یہ نُورِ خدا کا جیسا

آپ کی ذات ہے بُرھانِ خداوندِ کریم
انبیاء میں بھی نہ کوئی میرے آقا جیسا

ابوبکرؓ اور عمرؓ ، حیدرؓ و عثمانِ غنیؓ
چار یارانِ نبیؐ ، عکس نبیؐ کا جیسا

خُلد میں سید و سالارِ جواں حسنؓ و حسینؓ
عورتوں میں ہے کوئی فاطمہ زہراؓ جیسا

حاجبِ جنت کا ہے نگران میرا مولیٰ علیؓ
کون ہم مرتبہ ، شانِ اَسدُاللہ جیسا

سارے اصحاب کا ایمان اِسی پر کامل
کوئی دنیا میں نہ آیا شہِ والا جیسا

بس اِسی بات پہ ہر بات ختم ہوتی ہے
نہ کوئی تجھ سا ہے اور نہ تیرے مولیٰ جیسا

ساری مخلوق جُھکی جاتی ہے اُن کے در پر
مرتبہ کس کا ہے طاہرؔ میرے آقا جیسا

میری آنکھوں نے جب سے روضۂ سرکار دیکھا ہے

میری آنکھوں نے جب سے روضۂ سرکار دیکھا ہے
جدھر بھی دیکھتا ہوں آپ کا دربار دیکھا ہے

مدینہ میں مقید ہی نہیں سرکار جلوہ
ہے دیکھا جس طرف بھی جلوۂ سرکار دیکھا ہے

زمین و آسماں، تحت الثریٰ سے عرشِ اعظم تک
جہاں دیکھا وہاں ہی آپ کا پُر چار دیکھا ہے

سرِ عرشِ علیٰ چشمِ تصور سے ہے جب دیکھا
خُدا دیکھا نہیں بس احمدِ مختار دیکھا ہے

نہیں ایسی جگہ ہم نے سُنی جو اُن سے خالی ہو
کہ حاضر اور ناظر ہر جگہ وہ یار دیکھا ہے

خُدا جب ہی چُھپا اُن سے نہیں، پوشیدہ پھر کیا ہے؟
خدا کے بعد رتبہ میں وہی دلدار دیکھا ہے

نگاہوں میں بسے کیسے کوئی صورت حسینوں کی
کہ جب سے خواب میں وہ رُوئے پُرانوار دیکھا ہے

کہاں وہ خدوخال و خوشنمائی ، رنگ اور صورت
کہاں وہ قد و قامت حُسن کا شہکار دیکھا ہے

جنہوں نے ایک لمحہ کے لئے دیکھا انہیں بیشک
حشر میں بھی اُنہی کے عشق میں سرشار دیکھا ہے

فقط اصحاب ہی شیدا نہیں اُس حُسنِ کامل کے
دو عالم کو اسیرِ گیسوئے خمدار دیکھا ہے

وہ جو دو ہیں اور انکا تیسرا مولیٰ تعالیٰ ہے
جہاں میں اور بھی عاشق ہیں یارِ غارؓ دیکھا ہے

ہے جلوہ اور پَر تو ہر طرف انکا جدھر دیکھو
کہ ہم نے جسطرف دیکھا اُدھر ہی یار دیکھا ہے

قلم کو توڑ بیٹھے ہیں ، لکھیں تو کیا ، بتائیں کیا ؟
جنہوں نے ایک لمحہ احمدِ مختارؐ دیکھا ہے

میرے آقا، میرے سرور، میرے مولیٰ، میرے داور
جہاں میں آپ سے بڑھ کر نہیں غمخوار دیکھا ہے

تو ہی ماویٰ فقیروں کا، تو ہی ملجا غریبوں کا
یتیموں پر تیرا دستِ کرم ہر بار دیکھا ہے

تمہارے دَر سے خالی آج تک کوئی نہیں لوٹا
جہاں میں رحمت و بخشش کا یہ دربار دیکھا ہے

نگاہیں منتظر ہیں پھر جمالِ یار میں گم ہوں
میں پھر نازاں ہوں قسمت پر کہ رُوئے یار دیکھا ہے

لبِ خیرالوریٰ سے بولتا قرآن دیکھا ہے
وہ ایسا آئینہ ہے جس میں عکسِ یار دیکھا ہے

پڑھی جب سے حدیثِ لی مع اللہ سوچتا ہوں میں
نہیں معلوم مجھ کو میں نے کیا اسرار دیکھا ہے

اُنہیں دیکھا، انہیں جانا، یہی معراج ہے میری
کہ طاہر نے فنا ہو کر جمالِ یار دیکھا ہے

خواجۂ بطحا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خواجۂ بطحا، نبی مکرم صلی اللہ علی وسلم
بشر سراپا، نورِ مجسم صلی اللہ علی وسلم

ختمِ رسل ، سرکارِ دو عالم ، رحمتِ عالم جانِ دو عالم
فخرِ جہاں، فخرِ بنی آدم صلی اللہ علی وسلم

باغِ ارم کی رونق و زینت ، لوح و قلم کی عظمت و شوکت
زیرِ قدم ہے عرشِ اعظم صلی اللہ علی وسلم

مہر و ماہِ جود و سخاوت ، جانِ رحمت ، ابرِ عنایت
ساقی آبِ کوثر و زمزم صلی اللہ علی وسلم

بشری ، نوری ، حقی عظمت ، لی مع اللہ رازِ حقیقت
مظہرِ حق، سلطانِ دو عالم صلی اللہ علی وسلم

جس کو ملا، جو کچھ بھی ملا ہے، جتنا ملا ہے آپ کے در سے
اللہ یعطی ، آپ ہیں قاسم صلی اللہ علی وسلم

گلشنِ ہستی کا ہر پتہ ، آپ کی توصیف میں یکتا
مدح سرا ہر قطرۂ شبنم صلی اللہ علی وسلم

آپ کی عزت وعظمت اور شاں ، ربِ اکبر بھی ہے ثناء خواں
سارا عالم، عاجز و سرخم صلی اللہ علی وسلم

ملتی خیر ہے آپ کے در سے ، سارا عالم خیر کوثر سے
خلقِ خدا کے ارحم واکرم صلی اللہ علی وسلم

دیکھ لواء الحمد کو سارے ، حشر میں آپ کے دستِ کرم میں
آئے آپ کے زیرِ پرچم صلی اللہ علی وسلم

جاہ وحشم کیا قیصر و جم ہے ، عرب وعجم دو جگ سرخم ہے
آپ کے در پر صاحب عالم صلی اللہ علی وسلم

بیکس و کمتر ، عاصی و مفلس ، عاجز و ادنیٰ آئے در پر
آپ ہی سب کے مونس و ہمدم صلی اللہ علی وسلم

نوری ، ناری ، بادی ، خاکی ، آبی ہر اک والہ و شیدا
پڑھتے نعتیں ہر پل، ہردم صلی اللہ علی وسلم

شوقِ زیارت رکھتا مجھ کو ہے ہر پل بیتاب و مضطر
دل مشتاق ہے، آنکھیں پُرنم **صلی اللہ علیہ وسلم**

نہ میں درِ اقدس کے قابل، نہ ہی کچھ اوقات مری ہے
سب سے ادنیٰ طاہرؔ خادم **صلی اللہ علیہ وسلم**

مجھ پہ ہر لمحہ میرے خیر الوریٰ کا ہاتھ ہو

مجھ پہ ہر لمحہ میرے خیر الوریٰ کا ہاتھ ہو
سرورِ کونین ، محبوبِ خدا کا ہاتھ ہو

رحمتِ ہر دوسرا کا ہاتھ ابرِ نور ہے
عاصیوں کے سر پہ یارب مصطفیٰ کا ہاتھ ہو

ہے ید اللہ روئے قرآں خواجۂ بطحا کا ہاتھ
ہر گھڑی سایہ فگن احمد پیا کا ہاتھ ہو

سورج الٹے پاؤں پلٹے ، چاند دو ٹکڑے کرے
پیکرِ قدرت نہ کیوں پھر مصطفیٰ کا ہاتھ ہو

آپ کے ہاتھوں سے جاری چشمۂ آبِ رواں
کیوں نہ ہو اعجاز محبوبِ خدا کا ہاتھ ہو

لاج ہے ہاتھوں میں تیرے ساری مخلوقات کی
روزِ محشر بھی سبھی کے سر شہا کا ہاتھ ہو

آپ سے ہی عرض ہے اور آپ ہی کی ہے غرض
ہر گھڑی مجھ پر میرے مدنی پیا کا ہاتھ ہو

خاتمِ جملہ رُسل ، شمعِ سُبُل ، مولائے کُل
سیدِ لولاک ، پیارے مصطفیٰؐ کا ہاتھ ہو

آپ کا دامن میسر ہو مجھے روزِ جزا
اور سَر پر آپ کے جود و سخا کا ہاتھ ہو

آپ کی نظروں کے صدقے ہے جہاں میں آبرو
روزِ محشر بھی شفیعِ دوسرا کا ہاتھ ہو

سیدِ ثقلین ، سُلطانِ جہاں ، محبوبِ کُل
حضرتِ احمد رسولِ مجتبیٰ کا ہاتھ ہو

آپ کی اُلفت میں جینا اور مرنا ہو نصیب
وردِ لب یا مصطفیٰؐ ، صلِّ علیٰ کا ہاتھ ہو

جس قدر بھی مشکلیں ہیں ، ختم سب ہو جائیں گی
میرے سر پر جب میرے مشکل کُشا کا ہاتھ ہو

کوئی حاجت ہی نہیں میری جو پوری نہ ہوئی
ہاتھ میرے جب میرے حاجت رَوا کا ہاتھ ہو

اے میرے شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ،صدرِ العلیٰ
دونوں عالم پر تیرے دستِ دُعا کا ہاتھ ہو

نُور کی خیرات پانے آگئے نُوری بھی سب
نُور کی سرکار پر نُور الھدیٰ کا ہاتھ ہو

دیکھ کر عظمت تیری ، ہر ایک اے مختارِ کُل
دم بخود حاضر کھڑے لطف و عطا کا ہاتھ ہو

ہے یہی عرض و تمنا میں اکیلا نہ رہوں
ساتھ میرے ہر گھڑی تیری وفا کا ہاتھ ہو

شاعرِ دربار ہیں حسانؓ بھی اور کعبؓ بھی
میرے سر پر بھی تیرے مِدح سَرا کا ہاتھ ہو

آپ کے در پر پڑا ہوں اے حبیبِ کردگار
میرے ہونٹوں کو عطا تیری ثناء کا ہاتھ ہو

سائلِ دربار کی اوقات کیا، مانگے گا کیا
بخشش و رحمت، کرم، جُود و سخا کا ہاتھ ہو

بس یہی اک عرض ہے میدانِ محشر میں شہا
طاہرِؔ خستہ پہ ممدوحِ خدا کا ہاتھ ہو

آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے در کا گدا ہوں یا نبیؐ
گو بُرا ہوں یا بھلا ہوں یا نبیؐ

آپ ہیں اُمید گاہِ عاصیاں
آپ کے دامن چھپا ہوں یا نبیؐ

آپ ہیں مشکل کشا ، حاجت روا
آپ سے ہی مانگتا ہوں یا نبیؐ

آپ کے بجز کچھ تمنا ہی نہیں
آپ کو ہی چاہتا ہوں یا نبیؐ

آپ سے ہی غرض ہے بندہ نواز
آپ ہی کے در پڑا ہوں یا نبیؐ

اِس سے بڑھ کر شرف کیا چاہوں گا میں
آپ کا جب ہو گیا ہوں یا نبیؐ

اے میرے داور، میرے فریاد رَس
بحرِ عصیاں میں گھرا ہوں یا نبیؐ

پھنس گئی منجدھار میں نیّا میری
دے رہا تجھ کو صدا ہوں یا نبیؐ

کیجیے چارہ میرا، اے چارہ ساز
آپ کا مِدحت سَرا ہوں یا نبیؐ

آپ کی نظرِ کرم شامل رہے
ساتھ میرے جا بجا ہوں یا نبیؐ

دین و ملت، عقل و دانش کو لیے
آپ کے در پر جھکا ہوں یا نبیؐ

سوزِ صدیقِؓ نبوت کے طفیل
آپ کو ہی مانگتا ہوں یا نبیؐ

مذہبِ طاؔہر حزیں عشقِ رسولؐ
خاکِ بطحا پر فدا ہوں یا نبیؐ

محمدؐ مظہرِ نورِ خدا ہیں

محمدؐ مظہرِ نورِ خُدا ہیں — محمدؐ سرورِ ارض و سما ہیں
محمدؐ رازدارِ **هَلْ اَتٰی** ہیں — محمدؐ شاہدِ **قالو بلیٰ** ہیں
محمدؐ سِرّ لولاک لما ہیں — محمدؐ نورِ جانِ کبریاء ہیں
محمدؐ تاجدارِ دوسرا ہیں — محمدؐ والیِ ملکِ خدا ہیں
محمدؐ چشمۂ آبِ بقا ہیں — محمدؐ حاملِ صلِ علیٰ ہیں
محمدؐ صبحِ اوّل کی ضیاء ہیں — محمدؐ بندۂ مولیٰ نما ہیں
محمدؐ قلزمِ مہر و وفا ہیں — محمدؐ گوہرِ کانِ حیا ہیں
محمدؐ پیکرِ لطف و عطا ہیں — محمدؐ صاحبِ جود و سخا ہیں
محمدؐ قاسمِ رزقِ خدا ہیں — محمدؐ رحمتِ حق کی رِدا ہیں
محمدؐ مصطفٰی شمس الضحیٰ ہیں — محمدؐ مصطفٰی بدرالدجیٰ ہیں
محمدؐ مصطفٰی صدر العلیٰ ہیں — محمدؐ مصطفٰی نور الھدیٰ ہیں
محمدؐ مجتبیٰ و مرتضیٰ ہیں — محمدؐ یٰسین و طٰہٰ ہیں
محمدؐ عبدہٗ شانِ وِلا ہیں — محمدؐ راز دارِ لا الٰہ ہیں
محمدؐ حامدِ حمد و ثناء ہیں — محمدؐ پاک ممدوحِ خدا ہیں
محمدؐ ہی جہاں کی ابتداء ہیں — محمدؐ ہی جہاں کی انتہاء ہیں
محمدؐ ہی بنائے دوسرا ہیں — محمدؐ ہی لقائے کبریاء ہیں
محمدؐ رونقِ ارض و سما ہیں — محمدؐ زینتِ عرشِ علیٰ ہیں
محمدؐ **لی مع اللہ** کی ادا ہیں — محمدؐ **لَكَ ذِكْرَكَ** کی صَدا ہیں
محمدؐ حق تعالیٰ کی رضا ہیں — محمدؐ نورِ حق، سرّ الٰہ ہیں

محمدؐ خلق میں خیر الوریٰ ہیں
محمدؐ سر گروہِ انبیاء ہیں

محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہیں
محمدؐ اُمتی کی التجا ہیں

محمدؐ داد رس شاہ و گدا ہیں
محمدؐ خواجۂ عالم پناہ ہیں

محمدؐ وارثِ دینِ الٰہ ہیں
محمدؐ قبلہ و کعبہ میرا ہیں

محمدؐ ہی میرے مشکل کشا ہیں
محمدؐ ہی میرے حاجت روا ہیں

محمدؐ مرضِ عصیاں کی دوا ہیں
محمدؐ ہی میرے درد آشنا ہیں

محمدؐ پر دل و جاں سے فدا ہیں
محمدؐ ہی ہمارا آسرا ہیں

محمدؐ ہی ہمارا مدعا ہیں
محمدؐ ہی ہماری ہر دُعا ہیں

محمدؐ آئینہ ہیں حق نما ہیں
محمدؐ طاہرِ خستہ کے شاہ ہیں

سرکارِ دو جہان کا جلوہ ہے لاجواب

سرکارِ دو جہان کا جلوہ ہے لاجواب
قرآنِ پاک کا یہی چہرہ ہے انتساب

ہے راہِ مستقیم ہی ذاتِ نبی کریم
عبد اللہ بن عباسؓ کی تفسیر الکتاب

رُخ کی تمازت اور حُسن کا بیاں ہو کیا
باغِ ارم میں جیسے کہ ہنستا ہوا گُلاب

چمکا ابو البشرؑ کے جو ماتھے بشکلِ نُور
پھر اُسْجُدُوْ اِلاٰدَمَ رب نے کیا خطاب

وہ نُورِ حق تھا؟ نُورِ محمدؐ کہیں جسے
قطرہ وہی ہے، بحر وہی ہے، وہی حُباب

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ ظاہر حدیث سے
تکمیلِ دین ٹھہری تیرے عشق کی شراب

اللہ کی رضا ہے تمہاری رضائے پاک
بابِ کرم خدا کا کھُلا ہے تمہارا باب

تم مقتدا ہو اور نبی سب ہیں مقتدی
اللہ نے کیا ہے تمہارا ہی انتخاب

محبوبِ ربِ عرشِ علیٰ ، شاہِ دوسرا
پایا عظیم مرتبہ تُو نے اے حق مآب

سوزِ صدیقؓ اور دلِ مرتضےٰؓ کی خیر
اُمت کا ہے نصیب مِرے شاہ محوِ خواب

ماویٰ و ملجا ، مقصد و مقصود بس تُو ہی
ہم کو طلب نہیں ہے اُمیدِ جزا ، ثواب

نغمہ و ساز و سوز سے کیا ، تُو اگر نہ ہو
تیری طلب ہے غرض نہیں چنگ اور رُباب

دونوں جہاں میں آسرا میرا تمہاری ذات
قدموں میں اپنے رکھنا یہی عرض ہے جناب

اللہ ! بارگاہِ حبیبِ خدا کی شان
منسوب ہے جو آپؐ سے ہر چیز لاجواب

کافر بھی معترف ہیں تیری ذات کے شہا
ہے کسقدر شفاف تیرا عالمِ شباب

اوسان منکروں کے اُڑے دیکھ حشر میں
میزان پر ہیں بیٹھے وہی تمکنت مآب

شانِ حبیب کو ہی دکھانا ہے روزِ حشر
لولاک والے، صاحبِ محمود ہیں جناب

ارض و سما کی رونقیں سب آپ ہی سے ہیں
ہے آپ کے بغیر یہ سارا جہاں سرآب

امت پہ تیرے کرم کی چادر تنی ہوئی
کیا فکر پیش ہو تیری رحمت ہے بے حساب

طاہر کو کچھ نہیں ہے فکر روزِ حشر کا
حاصل ہے نعت مجھ کو تیرے عشق کا نصاب

میرے آقا میرے سرکار مدینے والے

میرے آقا میرے سرکار مدینے والےؐ
میں تمہارا ہوں طلب گار مدینے والےؐ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ تیری شانِ ارفع
اے میرے احمدِ مختار مدینے والےؐ

دید ہے آپ کی دیدارِ الٰہی مجھ کو
مَنْ رَاٰنِی کا ہے اظہار مدینے والےؐ

تاجِ لولاک لما سے ہے عیاں شان تیری
حق تعالیٰ کے ہیں شہکار مدینے والےؐ

تارے مُرسل ہیں سبھی چاند ہے ماہِ طیبہ
سارے نبیوں کے ہیں سردار مدینے والےؐ

جس جگہ ساری خُدائی ہے غُلامانہ کھڑی
اللہ اللہ تیرا دربار مدینے والےؐ

خلق کو عشقِ الٰہی کی ملے بھیک اُن سے
قافلۂ عشق کے سالار مدینے والے

شوق کا منہ لیے پھرتے ہیں مارے، مارے
پھر دکھائیں رُخِ انوار مدینے والے

اَرِنِی اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبِ قَلْبِیْ
اک جھلک جلوۂ دیدار مدینے والے

دُنیا و عقبیٰ سے کچھ غرض نہیں ہے اس کو
جو تیرے عشق میں سرشار مدینے والے

صدقہ حسنینؓ کا قدموں میں بُلا لو مجھ کو
اپنی حالت سے ہوں بیزار مدینے والے

ہوں غلام ابنِ غلام ابنِ غلام ابنِ غلام
یہی سرمایہ دلِ زار مدینے والے

طاہرِ خستہ کی یہ عرض میرے بندہ نواز
جان و دل نذر ہو سرکار مدینے والے

چاہیے مجھ کو محبت آپؐ کی

چاہیے مجھ کو محبت آپؐ کی
ہر گھڑی طاری ہو چاہت آپؐ کی

آپ کا ہوں، آپ کے در پر پڑا
چاہیے لطف و عنایت آپؐ کی

اے میرے بندہ نواز و کارساز
کسقدر مجھ کو ضرورت آپؐ کی

والدین، اولاد، اپنی جان سے
والہانہ ہے محبت آپؐ کی

تب میرے ایمان کی تکمیل ہے
سب سے بڑھ کے جب ہو اُلفت آپؐ کی

مجھ کو بتلایا میرے اسلاف نے
بندگی رب کی، اطاعت آپؐ کی

وہ کبھی راہِ خدا سے کیا ہٹے
جس کو مل جائے ہدایت آپؐ کی

سارے عالم کے لئے ہے ضابطہ
جادۂ حق ہے شریعت آپؐ کی

یہ سلوک و معرفت ، یہ تزکیہ
ہے تصوف ہی طریقت آپؐ کی

لی مع اللہ سے اشارہ یہ ملا
سب سے پوشیدہ حقیقت آپؐ کی

کوئی کیا سمجھے گا اور جانے گا کیا
یا رسول اللہ بصیرت آپؐ کی

جب خدا ہی آپؐ سے نہ چھپ سکا
کیا کہوں کیسی بصارت آپؐ کی

آپؐ رب کے اور رب ہے آپؐ کا
دونوں عالم پر حکومت آپؐ کی

دم بخود حاضر کھڑی ہے کائنات
واہ! کیا جاہ و جلالت آپؐ کی

مقتدی سارے نبی ہیں صف بہ صف
شبِ اسریٰ ہے امامت آپؐ کی

صاحبِ تورات ، انجیل و زبور
سب کی نظروں میں ہے صورت آپؐ کی

سیدِ لولاک ، سالارِ ازل
کیا نبوت اور رسالت آپؐ کی

حق تعالیٰ کی جسے رحمت کہیں
در حقیقت ہے وہ رحمت آپؐ کی

مجھ کو جو کچھ بھی مِلا ہے آپ سے
ہے عطائے دستِ نسبت آپؐ کی

علم و دانش عقل ہو یا ذوق و شوق
خیر سے قاسم ہے قدرت آپؐ کی

میں کہاں قابل تھا مِدحت کیلئے
میرے آقا ہے یہ شفقت آپؐ کی

کس قدر طاہرؔ پہ ہے لطف و کرم
میرا مُنہ ہے اور مِدحت آپؐ کی

نامِ نبی کو جب بھی لیا ہے دُعا کے ساتھ

نامِ نبی کو جب بھی لیا ہے دُعا کے ساتھ
پیغامِ باریابی ملا ہے صَدا کے ساتھ

اُنکے وسیلہ سے ہوئی مقبول ہر دُعا
جو کچھ مِلا ہمیں تو ہے صلِ علیٰ کے ساتھ

انکا وسیلہ حضرتِ آدمؑ سے پوچھیے
توبہ ہوئی قبول وسیلۂ شاہ کے ساتھ

جو کچھ بھی مِل رہا ہے، وسیلہ اُنہی کا ہے
مُعطی خدا ہے قاسمِ رزقِ خدا کے ساتھ

کیا کچھ نہیں مِلا تیری عالی جناب سے
سب کچھ مِلا ہے ہم کو شہِ دوسرا کے ساتھ

ہم کو بتایا کلمۂ طیب نے برملا
ذکرِ خُدا ہے، ذکرِ حبیبِ خُدا کے ساتھ

عرفانِ حقِ تعالیٰ ہمیں آپ سے ہوا
اللہ بھی مِلا ہے ہمیں مصطفیٰؐ کے ساتھ

جو کچھ مِلا ہے خَلق کو، دستِ رسولؐ سے
جو کچھ مِلے گا وہ بھی تمہاری دُعا کے ساتھ

تیری غلامی میں ہے دو عالم کی سروری
ہے اولیاء نے پایا شرف مصطفیٰؐ کے ساتھ

محشر میں ہوں گے اپنے اماموں کے ساتھ لوگ
مجھ کو بھی رکھنا شاہؐ میرے راہنما کے ساتھ

کوئی کسی کے ساتھ ہے، کوئی کسی کے ساتھ
اپنا تو کارواں ہے رسولِ خدا کے ساتھ

محشر میں آج امتِ احمد کی دھوم ہے
کیا شان پائی نسبتِ خیر الوریٰ کے ساتھ

پیوستہ آج ہیں سبھی جود و عطا کے ساتھ
ہیں عاصیوں کو فکر ہی کیا مصطفیٰؐ کے ساتھ

اُمت پہ آج ہے درِ رحمت کھُلا ہوا
ہے جو بھی کلمہ گو میرے شمس الضحیٰ کے ساتھ

اچھے ہیں اُنکے ساتھ بُرے بھی ہیں اُنکے ساتھ
رحمت ہے آج آپ کی شاہ و گدا کے ساتھ

محروم آج کوئی رہے گا نہ کلمہ گو
بابِ کرم کھُلا ہے نبی کی دُعا کے ساتھ

راضی کرے گا مالک و مولیٰ ، اُنہی کو آج
یہ فیصلہ ہوا ہے حبیبِ خُدا کے ساتھ

ہم مصطفیٰ کریمؐ کے جب ہیں تو فکر کیا
درِ بخشش و عطا کا کھُلا پیشوا کے ساتھ

اُن کا وسیلہ ڈھونڈتا پھرتا ہے ہر کوئی
ساری خدائی آج ہے مدنی پیا کے ساتھ

میرے کریم مجھ پہ کرم آپ کا رہے
لب پر یہی صدا ہے ہمیشہ دُعا کے ساتھ

دونوں جہاں کی نعمتیں ہم کو عطا ہوئیں
نورِ ھدیٰ ، حبیبِ خدا ، مجتبیٰ کے ساتھ

ہے کسقدر عروج پہ طاہرؔ نصیب آج
دربارِ مصطفیٰ میں کھڑا ہوں ثناء کے ساتھ

آپ کی نظرِ کرم کا ہی اثر ہے آقا

آپ کی نظرِ کرم کا ہی اثر ہے آقا
ورنہ دامن میرا عِصیاں سے تر ہے آقا

اور ہے کون جہاں بھر میں میرا تیرے سوا
تیری نسبت کا سدا مجھ کو فخر ہے آقا

ہر جگہ تیرے اشارے سے رہائی ہوگی
بندہ مسکین بھی مشتاقِ نظر ہے آقا

عاصیوں پر ہے تیری ذات ہی بخشش کی دلیل
تیرے ہوتے نہ ہمیں کوئی سقر ہے آقا

آپ ہوتے نہ اگر، پوچھتا کوئی نہ ہمیں
بیکسوں پر تیرا کیا لطفِ نظر ہے آقا

آپ کے ملنے سے مجھ پر ہے کُھلا بابِ کرم
کوئی مشکل نہ رہی جب میرے سَر ہے آقا

رحمتِ ہر دوسرا ہے تیری رحمت سے اُمید
تیری اُمت کو کوئی فکر نہ ڈر ہے آقا

آپ کے در سے ہی خیرات ملی عالم کو
بخشش و جود و سخا ہی تیرا گھر ہے آقا

صاحبِ کون و مکاں نظرِ عنائت مجھ پر
حال اُفتادہ میرا، خستہ جگر ہے آقا

رنج و آلام نے گھیرا ہے مجھے چاروں طرف
کس سے فریاد کروں بس تیرا در ہے آقا

سارے عالم کی جہاں بگڑی کو بنتے دیکھا
صاحبِ جود و عطا وہ تیرا گھر ہے آقا

قاسمِ رزقِ خداوند ہیں شاہِ بطحا
اور منگتا تیرا ہر جن و بشر ہے آقا

شاہ بھی مانگتے ہیں اُن سے، گدا بھی اُن سے
دینے والا میرا شام و سحر ہے آقا

انبیاء سارے ستاروں کی طرح روشن ہیں
مہرِ عالم ، مہِ تابان مگر ہے آقا

سارا عالم ہے تیرے سامنے طفلِ مکتب
تیرے آگے جھکا ہر ایک کا سر ہے آقا

آپ کی مدح سرائی کے کہاں قابل ہوں
آپ کی نظرِ کرم کا یہ اثر ہے آقا

یہی اعزاز کہ سرکار کے در کا ہوں غلام
سید و سرور و سلطانِ دَہر ہے آقا

تیری نسبت کے سوا کچھ بھی نہیں دامن میں
اسی نسبت کا مِلا مجھ کو ثمر ہے آقا

مجھ کو ہر وقت نگاہوں میں ہی رکھنا شاہا
نفس و شیطان کا رہتا مجھے ڈر ہے آقا

آپ نہ فکر کریں فکر میری کون کرے
طاہرِ خستہ تیرا مدحت گر ہے آقا

سُنیو! نعرہ لگاؤ یارسول اللہ کا

سُنیو! نعرہ لگاؤ یارسولؐ اللہ کا
ہر جگہ ڈنکا بجاؤ یارسولؐ اللہ کا

زندگی دل کی انہی کے نام سے قائم رہے
دیپ اِک دل میں جلاؤ یارسولؐ اللہ کا

ہر گھڑی لب پہ رہے نامِ محمدؐ صبح و شام
جان و دل سے گیت گاؤ یارسولؐ اللہ کا

چاہتِ سرکار میں مرنا، کہاں کی موت ہے
جاودانی فیض پاؤ یارسولؐ اللہ کا

ذکرِ میلادالنبیؐ ہو یا کہ معراج النبیؐ
گھر کو گہوارہ بناؤ یارسولؐ اللہ کا

دم میں جب تک دم ہے لب پہ یا محمدؐ ہی رہے
عرس ہر جا پر مناؤ یارسولؐ اللہ کا

ہم رسول اللہ کے ، عالم رسول اللہ کا
تیر منکر پر چلاؤ یارسولؐ اللہ کا

اسوۂ سرکار میں ہیں دو جہاں کی برکتیں
راستہ سب کو دکھاؤ یارسولؐ اللہ کا

آشتی اور امن کا رستہ جہاں میں ہے یہی
ہر نگر پرچم لگاؤ یارسولؐ اللہ کا

ہے میری جاں کا وظیفہ عشق ختم المرسلین
عشق ہی رستہ بتاؤ یا رسولؐ اللہ کا

کربلا میں، نجف میں، بغداد میں اور اُوچ میں
لنگرِ خیرات کھاؤ یا رسولؐ اللہ کا

ہے پسِ خوردہ اُنہی کا اپنی قسمت میں نصیب
جس جگہ توشہ اُٹھاؤ یا رسولؐ اللہ کا

بے محبت زُہد وتقویٰ اور وَرع بے سود ہیں

عشق ہی دل میں بساؤ یا رسولؐ اللہ کا

جان، مال، اولاد سے بڑھ کر محبت اُن سے ہو
حکم یہ سب کو سناؤ یا رسولؐ اللہ کا

وَالِدِہٖ، وَلَدِہٖ، وَالنَّاس وارو جان بھی
دین ہے میرا بتاؤ یا رسولؐ اللہ کا

حشر میں طاہرؔ حزیں کی بس یہی پہچان ہو
بندۂ بے دام پاؤ یا رسولؐ اللہ کا

ء

وظیفہ ہے میرا نامِ محمدؐ

وظیفہ ہے میرا نامِ محمدؐ — الٰہی ! کر عطا جامِ محمدؐ
خدا کے بعد ہر اِک شے سے اعلیٰ — ہے عزّ و جاہ و اکرامِ محمدؐ
کتابُ اللہ ہو ، یا احدیثِ قدسی — کلامِ حق ہے ، پیغامِ محمدؐ
پیامِ حق ہے ، پیغامِ محمدؐ — وحی ہو یا ، ہو الہامِ محمدؐ
محمدؐ عبدہٗ کامل خدا کے — خُدائی جام ہے جامِ محمدؐ
فہم، ادراک، دانش، عقل سب سے — بہت ارفع ہے اکرامِ محمدؐ
خدا کی بندگی ، تعظیم احمد — یہی ہے دین و اسلامِ محمدؐ
محبت ، خُلق ، ایثار و اُخوت — یہ دنیا کو ہے پیغامِ محمدؐ
زمین و آسماں میں ذکر اُن کا — کہاں جاری نہیں نامِ محمدؐ
ہمیشہ مغفرت امت کی چاہیں — یہی صبح و مسا کامِ محمدؐ
خدا کو جاگنا اُن کا گراں ہے — مزمل سِرّ آرامِ محمدؐ
خَلق پر کسقدر خالق کی بخشش — دیا محبوب انعامِ محمدؐ
بیاں کیا مُصحفِ رُخ کا کروں میں — سراپا نُور ہے فامِ محمدؐ
جمال و حُسن و خُوبی اللہ اللہ — عرش سے ماورا گامِ محمدؐ
مبارک دن ہوا حُسنِ نبی سے — بہت پُر نور ہے شامِ محمدؐ
کہا شیخ محقق دہلویؒ نے — "مدارج" زینۂ بامِ محمدؐ
محمدؐ نام ہی نعتِ محمدؐ — عجب تعریف ہے نامِ محمدؐ
محمدؐ سِرّ حق ، سِرّ حقائق — خُدا کا مظہرِ تامِ محمدؐ

میری پہچان ہو محشر میں طاہر
یہی بندۂ بے دامِ محمدؐ

سراجاً مُنیرا حبیبِ خدا ہیں

سِــراجَــا مُّنِیْــرَا حبیبِ خُدا ہیں
دو عالم کے مختار میرے پیا ہیں

ہے کاسہ بکف ہر کوئی اُن کے آگے
کہ مُعطی خُدا ہے وہ قاسم خدا ہیں

صفیؑ و نجیؑ ہو ، ذبیحؑ و مسیحؑ ہو
سبھی مقتدی ہیں ، وہی مقتدا ہیں

ہے رحمت جہاں بھر میں مشہور ان کی
وہ رحمت مجسم ، وہ رحمت خدا ہیں

شفاعت کے سہرہ کی سج دھج انہی سے
شفیعِ امم ، احمدِ مجتبیٰ ہیں

جو فرمائیں اَنَــا لَهَــا روزِ محشر
وہ محمود والے مرے مصطفیٰ ہیں

صَدا آئی جبریلؑ کی ہے صمدم
رسولِ خدا سب کے حاجت رَوا ہیں

ابوبکرؓ و فاروقؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ
سبھی جلوۂ نور خیر الورٰی ہیں

جہاں کوئی بھی ساتھ میرے نہ ہو گا
وہاں آپ ہی بس میرا آسرا ہیں

سُنیں آپ نہ تو ، سُنے کون میری
ہو مشکل ہی کیوں، آپ مشکل کشا ہیں

یہی آرزو ہے صبا اُن سے کہہ دو
رکھو اپنے قدموں میں دیتے صدا ہیں

جبیں سا ہے طاہرؔ درِ مصطفیٰؐ پر
ازل سے اسی آستاں کے گدا ہیں

لبوں پہ ہو میرے ہمیشہ مدینہ

لبوں پہ ہو میرے ہمیشہ مدینہ
یہی ہے جہاں میں کرم کا خزینہ

مدینہ میں بٹتی ہے خیرات رب کی
ہے ملتا وہاں سے ہر اک کو روزینہ

یہ احسان و ایثار، خُلق و مروت
وہیں سے ملا زندگی کا قرینہ

مدینہ میں جینا، مدینہ میں مرنا
زمیں پر ہے بابِ ارم ہی مدینہ

جو لوح و قلم، عرش و کرسی سے اعلیٰ
وہ آرام گاہِ نبیؐ ہے مدینہ

یہی التجاء ہے حبیب خدا سے
ہو تیری محبت میں مرنا کہ جینا

جو تم نہ سنو گے ، سنے کون میری
کہ منجدھار میں اب گھرا ہے سفینہ

میرے آقا تیری عنایت کے صدقے
کھڑا سائلوں میں ہے بندہ کمینہ

مدینہ کی آب و ہوا اور مٹی
ہے سنگریزوں میں بھی شفا کا خزینہ

اے جبلِ اُحد تیری قسمت پہ قرباں
تُو محبوب ہے تاجدارِ مدینہ

قبا و فتح ، قبلتین و اجابہ
مسلّم یہی ہیں مساجد پارینہ

مدینہ کے ، نخل و ثمر اور میوے
ہے عجوہ کھجوروں میں جیسے نگینہ

برستی وہاں پر ہے رحمت کی بارش
میں سو جان سے ہوں نثارِ مدینہ

مدینہ کے دن اور مدینہ کی راتیں

ہے نو روز دن ، اور شب ہے آدینہ

مدینہ ہی دنیا ، مدینہ ہی عقبیٰ
مدینہ ہی خلدِ بریں کا ہے زینہ

ہے فضل و کرم اور لطف و عنایت
مدینہ ہے جود و سخا کا گنجینہ

مدینہ کی رفعت ، مدینہ کی عظمت
بیاں کیا ہو مجھ میں نہیں ہے قرینہ

ہے علم و بصیرت و حکمت وہیں پر
مدینہ ہی عرفانِ حق کا دفینہ

ازل سے غلامی کا پٹہ گلے میں
کہ اجداد بھی ہیں غلامِ دیرینہ

دمِ واپسی میرے ہونٹوں پہ جاری
تمہارا ہی کلمہ ہو شاہِ مدینہ

یہی اِک تمنا ہے طاہر حزیں کی
منوّر مدینہ سے ہو میرا سینہ

میرے لبوں پہ نام رسولِ کریم کا

میرے لبوں پہ نام رسولِ کریم کا
جن سے ہوا کلام، الف، لام، میم کا

مجھ سے بیاں ہو آپ کی توصیف کیا عجب
یہ خاص فیض ہے تیرے لطفِ عمیم کا

اک طالب اور ایک ہے مطلوبِ کردگار
بس ہے یہی تو فرق حبیب و کلیم کا

ہے ختم تجھ پہ مہر و عطا بخشش و کرم
قرآن عکس ہے تیرے خُلقِ عظیم کا

اے پیکرِ جمالِ الٰہی تیرے نثار
ہے معترف جہاں تیری طبعِ سلیم کا

نامِ خدا کے بعد یہی نام معتبر
ارض و سما میں نام محمدؐ کریم کا

والفجر ہے جبین تو چہرہ ہے والضحیٰ
یٰسین خطِ رُخ ہے رؤف و رحیم کا

قوسین ابرو ، سُرمہ مازاغ نین میں
چادر ہے مدثر تو مزمل گلیم کا

دربارِ مصطفیٰؐ ہے ، جہاں میں ارم کا دَر
اک باغ ہے کُھلا ہوا خُلدِ نعیم کا

پوشیدہ کچھ نہیں ہے ، تمہاری نگاہ سے
تجھ پر عیاں ہے علم خبیر و علیم کا

جانِ مسیحا جب کہ ہیں سرکارِ دو جہاں
حکمت کا باب کُھل گیا ربِ حکیم کا

ایسا کوئی کہاں ہے کہ تجھ سا کہیں جسے
ثانی نہیں ہے کوئی بھی دُرِ یتیم کا

پاؤں زمیں پر ہے تو آواز خُلد میں
کیا مرتبہ و شان ہے تیرے ندیم کا

جود و سخا ، عفو و کرم ، بندہ پروری
برتر جہاں سے حِلم ہے میرے حلیم کا

لکھتا ہوں جب بھی نعت رسولِ خدا کی میں
کھلتا ہے باب کرم کا بادِ شمیم کا

میرے خیال کی ہے تیرے دَم سے آبرو
چھایا رہے خیال ہی آقا کریم کا

بیٹھے بٹھائے گھر میں ہی سرشار کر گیا
طاہرؔ حزیں کو بطحا سے جھونکا نسیم کا

سید الانبیاء کا چہرہ

سید الانبیاء کا چہرہ — مظہرِ ذاتِ کبریاء چہرہ
والضحیٰ جس کو حق تعالیٰ کہے — کیا حبیبِ خدا کا چہرہ
ہر طرف چہرۂ محمدؐ ہے — ابتداء اور انتہا چہرہ
شرحِ تفسیر **مَنْ رَاٰنِی** بھی — صورتِ حق ہے آپ کا چہرہ
تیرا چہرہ ہے اے حبیبِ خُدا — وجہِ تخلیقِ دوسرا چہرہ
دید ٹھہری ہے جس کی دیدِ خدا — میرے خیرالانام کا چہرہ
زلف واللیل، چشم ہے مازاغ — بہرِ والشمس ہے تیرا چہرہ
ظلمتِ شب کی تیرہ دستی میں — صبح صادق ہے آپ کا چہرہ
بھیک پائیں گے تیرے چہرہ کی — حشر کو بھی ہمیں دِکھا چہرہ
ساری مخلوق کی نظر اُن پر — وہی حامل **اَنَا لَھَا** چہرہ
نُور کے ممبروں پہ بیٹھے نبی — اُن کا سجدے میں ہے پڑا چہرہ
بخش دی تیری ساری امت ہے — اب تو دلبر میرے دِکھا چہرہ
سارے عالم میں دھوم ہے جسکی — احمدِؐ پاک، آپ کا چہرہ
مقتدی سب نبی ہوئے تیرے — مقتدا ہے بنا تیرا چہرہ
سدرۃ المنتہیٰ رُکے جبریلؑ — پر کہیں یہ نہیں رُکا چہرہ
قَابَ قَوْسَیْن مرتبہ پایا — زینتِ عرشِ کبریاء چہرہ
نہیں اس کی مثال کوئی بھی — یہی چہرہ ہے حق نما چہرہ
کہیں حامد ہے حمد میں ہے یہی — کہیں یہ پرتوِ خُدا چہرہ

اوّل ، آخر ہوا ، یہی باطن — اور ظاہر بھی یہ ہوا چہرہ
عاشقوں کے لئے رسولِ خدا — رُوئے قرآن ہے تیرا چہرہ
سارے اسرار کُھل گئے اُس پر — جس نے ایمان سے پڑھا چہرہ
دونوں عالم ہیں عاشقوں کے لئے — کچھ نہیں اور ما سوا چہرہ
میرا مقصود ہر دو عالم میں — آپ کا چہرہ ، آپ کا چہرہ
جسکو دیکھے خُدا کی یاد آئے — وہی ولیوں کا بخدا چہرہ
سرورِ سروراں ، رسولِ کریم — دو جہاں کی ضیاء تیرا چہرہ
سارا عالم نثار ہے جس پر — وہی طاہر کا مُدعا چہرہ

دل میں ہر پل جستجوئے یار ہو

دل میں ہر پل جستجوئے یار ہو
آنکھ محوِ رُوئے پُر انوار ہو

میرا سَر اور خواجۂ بطحا کا دَر
اِس طرح جاں حاضرِ دربار ہو

اے قضا پھر خوش نصیبی اور کیا
کیوں نہ مرنے کی طلب سو بار ہو

میں ہوں بے کس، بے نوا، بے آسرا
تم ہی دَاور، دَادرس، دِلدار ہو

اے کریم و کارسازِ دو جہاں
ناخدائے عاصی و لاچار ہو

شافعِ محشر، شفیع المذنبین
ہم گنہگاروں کے تم غمخوار ہو

دامنِ رحمت میں جس کو ڈھانپ لیں
پھر نہ ہرگز وہ کبھی فی النار ہو

صاحبِ لولاک ، اے بندہ نواز
دین و دنیا کے مرے مختار ہو

اپنا دیوانہ بنا لیں ، خود مجھے
کرم بالائے کرم سرکار ہو

گردشِ ایام میں نیّا مری
آپ کی نظرِ کرم سے پار ہو

آپ کی مہر و محبت شرط ہے
اِس سے آگے جیت ہو یا ہار ہو

مست و بیخود ، وَالہ و شیدا ہوا
جس پہ بھی نظرِ کرم اِک بار ہو

رُوئے پُر تنویر جو بھی دیکھ لے
جانثارِ سیدِ ابرار ہو

آپ کی اُلفت میں جو سرشار ہو
قافلہ عشق کا سالار ہو

سر لیے ہاتھوں میں عاشق ہیں کھڑے
رونقِ نوکِ سناں یا دار ہو

چل رہا ہے بادۂ عشقِ رسول
سارا عالم کیوں نہ پھر میخوار ہو

ساقیٔ بطحا کی چشمِ مست سے
کاسۂ دِل عشق سے سرشار ہو

مذہب و مسلک میرا، مشرب میرا
دین کیا ہے مصطفیٰؐ سے پیار ہو

بندۂ بے دام ہے طاہر حزیں
مجھ سے بیکس پر نظر سرکار ہو

اُن کا خیال ہی تو مری کائنات ہے

اُن کا خیال ہی تو مری کائنات ہے
چشمہ یہی جہان میں آبِ حیات ہے

یہ رونقیں ، یہ روشنیاں ، یہ لطافتیں
کس کیلئے ہیں؟ وہ میرے آقاؐ کی ذات ہے

ان کے ہی نُور کا ہے یہ فیضان چار سُو
روشن اُنہی کے نُور سے یہ شش جہات ہے

یہ باغ ، یہ شجر ، یہ ثمر ، اور برگ و بار
ان کے وجود سے ہی سبھی کو ثبات ہے

سارے جہان کیلئے دستورِ مصطفےٰؐ
اک ضابطہ حیات ہے ، راہِ نجات ہے

سُنت رسولِ پاکؐ ہی اسلاف کا طریق
راہ سلوک ہے یہی ، طرزِ حیات ہے

مُسلم ، اَبی داؤد ، بُخاری و دارمی
ماجہ، نسائی سب میں تمہاری ہی بات ہے

اُمت سے اسقدر ہے محبت حضورؐ کی
ہر وقت لب پہ جاری رہی مناجات ہے

چہرے نہیں بدلتے جو اُمت کے آج کل
سرکار کے وسیلہ سے حاصل نجات ہے

دنیا و حشر ، برزخ و میزان ہر جگہ
سایہ فگن کہاں نہ رہی تیری ذات ہے؟

لوحِ جہاں پہ نقش ہے کردار آپؐ کا
اُسوہَ مصطفیٰؐ کو دوام و ثبات ہے

فرمانِ حق بذریعۂ الہام ہو یا وَحی
لیکن جہاں میں نُطقِ محمدؐ سے بات ہے

میرے کریمؐ جب ہوئے دنیا میں جلوہ گر
دن پیر کا ہے، گُزری دوشنبہ کی رات ہے

معراج پر گئے ، شہِ کونینؐ اس لیے
محبوب اور محبؐ کی ہوئی ملاقات ہے

کلمہ ، نماز ، روزہ و حج و زکوٰۃ سب
تحفہ خدا کا آپ کی لے آئی ذات ہے

گزری جو زندگی مری عشقِ رسولؐ میں
بس اصل زندگی وہی میری حیات ہے

تیرا کرم نہ ہو تو قیامت ہے زندگی
مجھ پر تمہارا خاص کرم ، التفات ہے

لائق نہیں ہوں تیری نگاہِ کرم کا میں
بندہ نواز شاہؐ کی بخشش کی بات ہے

تکیہ و آسرا میرا ، مقصودِ کائنات
مطلوبِ دو جہان تمہاری ہی ذات ہے

وردِ دل و زبان ہے نامِ حبیبِ پاکؐ
اُن کیلئے ہی اپنی حیات و ممات ہے

میں کیا ہوں اور کیا میری اوقات ہے شہاؐ
طاہرؔ حزیں کی تیرے کرم سے ہی بات ہے

یارسول اللہ کرم فرمائیے

یا رسول اللہ کرم فرمائیے
پھر مدینہ پاک میں بُلوائیے

ہو نگاہوں کو میری حاصل عروج
گنبدِ خضریٰ مجھے دکھلائیے

دل نثارِ روضۂ پُر نور ہو
جان ان کے نام واری جائیے

صاحبِ لولاک ، اے بندہ نواز
مجھ سے بیکس پر نظر فرمائیے

کمتر و کہتر سگانِ شہرِ پاک
میری گردن طوق اپنا پائیے

دنیا و عقبیٰ سے کیا مطلب ہمیں
آپ کی نظرِ عنایت چاہیے

اے میرے داور ، کریم و کارساز
اپنے دروازے سے نہ ٹھکرائیے

قیدِ ذنب میں ہے گھری امت تری
شافعِ محشر رہا کروائیے

نا خدا ہوں جب شفیع المذنبیں
بحرِ عصیاں سے نہ پھر گھبرائیے

مدحِ ممدوحِ خدا ، عاجز ہیں سب
شاعری جتنی ہی کرتے جائیے

بات ان کی ختم ہونے میں نہیں
فہم ناقص جسقدر دوڑائیے

آپ رب کے اور رب ہے آپ کا
اِس سے آگے بات نہ لے جائیے

جب حقیقت میں اب کوئی نہیں
میم کا پردہ نہ پھر سرکائیے

اپنی بخشش بالیقیں طاہر حزیں
جان و دل سے نام ان کا گائیے

ہیں میرے تاجور مدینے میں

ہیں میرے تاجور مدینے میں
سب کے ہیں چارہ گر مدینے میں

بے خبر کو خبر نہیں ان کی
ان کو سب ہے خبر مدینے میں

حق تعالیٰ کی سب خدائی کے
ہادی و راہبر مدینے میں

ہے زمیں پر بھی خلد کا ٹکڑا
شہِ والا کا گھر مدینے میں

لی مع اللّٰہ مقام ہے جن کا
ہیں وہی تاجور مدینے میں

شرحِ تفسیر قولِ مَن رانی
حق کے مظہر کا گھر مدینے میں

جن کا ظاہر بشر ہے، باطن نور
جانِ مَلک و بشر مدینے میں

ہیں ملائک سلام پڑھتے ہوئے
آتے شام و سحر مدینے میں

وَرَفَعْنَا سے ذکر جن کا بلند
وہی خیر البشر مدینے میں

دم بخود ہیں وہاں پہ شاہ و گدا
ہیں جھکے سب کے سَر مدینے میں

عرش سے بھی مقام نازک تر
ایک ایسا ہے دَر مدینے میں

سب کو نظریں وہیں سے ملتی ہیں
نازشِ چشمِ تر مدینے میں

سارے عالم میں حاضر و ناظر
تکیہ فرما مگر مدینے میں

گنجِ اسرار، مظہرِ انوار
وہی مخفی گُہر مدینے میں

تاجدارِ حرم، رسولِ حشم
حق نُما، حق نگر مدینے میں

دونوں عالم نثار ہیں جس پر
وہی شمس و قمر مدینے میں

شوقِ دیدار اس طرح غالب
موت آئے مگر مدینے میں

دیکھ طیبہ سکا نہ جی بھر کے
ہے رہی آنکھ تر مدینے میں

کھڑا طاہر ہے جھولی پھیلائے
اپنے آقا کے دَر مدینے میں

ہر طرف چھایا ہوا ہے خواجۂ بطحا کا رنگ

ہر طرف چھایا ہوا ہے خواجۂ بطحا کا رنگ
دو جہاں میں ہے نمایاں سیدِ والا کا رنگ

رنگ ایسا ہے کہ دو جگ میں نہیں اسکی مثال
ہے یہ محبوبِ خدا، معراج کے دولہا کا رنگ

ہے دوکاں بیشک مدینہ پاک میں رنگساز کی
بٹ رہا ہے ہر جگہ پر خواجۂ بطحا کا رنگ

اپنی چادر جس نے پھیلائی درِ سرکار پر
رنگ دی ایسی نہ اُترے پھر کبھی مولا کا رنگ

جس طرف دیکھا اُدھر اس رنگ کا پرچار ہے
کیوں نہ ہو یہ رنگ تو ہے احمدِ والا کا رنگ

مصطفائی رنگ سے عالم میں ہیں رنگینیاں
ہر طرف چھایا ہوا میرے رسول اللہ کا رنگ

یا عبادی سے بلاتے ہیں میرے آقا مجھے.
کر دیا مالک خُدا نے دیکھئے مولیٰ کا رنگ

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کا سبب منشاء یہی
پیار ، ایثار و اخوت ہے میرے آقا کا رنگ

صدق میں ، عدل وحیا میں ، فقر و استغناء میں
چار یاروں میں نمایاں خواجۂ بطحا کا رنگ

صورتِ صدیقؓ میں ، فاروقؓ میں ، عثمانؓ میں
حیدرِ کرارؓ میں ، ہر یار میں ، آقاؐ کا رنگ

اہلبیتِ مصطفیٰ ، آلِ عبا ، حسنینؓ میں
ہر کلی میں پھول میں نُورِ حبیب اللہ کا رنگ

صفتِ رنگ سے ہیں سب موصوف اصحابِ رسول
ہر صحابی پر نمایاں ہے شہِ والا کا رنگ

جلوۂ غوث الوریٰؒ میں ، پیر کرم حسینؒ میں
شاہِ بطحا کے غلاموں پر سدا مولا کا رنگ

آپ کے دستِ کرم کی خیر سے شاہِ عرب
اولیاء کے ہاتھ سے ظاہر ید بیضا کا رنگ

ہاتھ میں کشکول لے کر ہے کھڑا حاضر غلام
ہو عطا طاہرؔ حزیں پر خواجۂ بطحا کا رنگ

میرے آقا میرے مدنیؐ پیارے

میرے آقا میرے مدنیؐ پیارے — ازل سے ہیں غلامِ در تمہارے
ہزاروں حسرتیں لیکر میرے شاہؐ — چلے آئے ہیں پھر تیرے دوارے
تیرے بحر سخا، جود و کرم کے — نظر آتے نہیں کوئی کنارے
اُسے دنیا و عقبیٰ سے غرض کیا — ملے جس کو تیرے در کے نظارے
مجھے اب خوف محشر کا نہیں ہے — دیئے رحمت نے تیری جب اشارے
میری ہر التجاء، فریاد تم سے — تمہی ماویٰ و ملجا ہو ہمارے
بجز تیرے نہیں کوئی بھی میرا — جیئے جاتے ہیں بس تیرے سہارے
میری نیا پڑی منجدھار میں ہے — تمہارا ہی اشارہ اس کو تارے
تیری نظرِ کرم سے پاک ہوں گے — خطاؤں کے مرے دفتر ہیں بھارے
میرے آقا، میرے سرور، میرے شاہ — دل و جاں نذر کرتا ہوں تمہارے
کہاں ہے آپ کی عفت و عظمت — کہاں مِدحت سرا مُشتِ غبارے
تیری مدحت میں جینا اور مرنا — یہی رہ جائے میری یادگارے
کوئی مشکل پڑی ہے جب بھی سَر پر — یہ بے کس، بے نوا تجھ کو پکارے
میرے ہر کام میں مشکل ہو جتنی — میرے شاہؐ کا اشارہ ہی سوارے
تیرا دیدار ہو پھر خواب میں ہی — کہ میرے واسطے رب کے نظارے
تمہارے ہیں، تمہارے دَر پڑے ہیں — غم و آلام اور فرقت کے مارے
کہاں میں اور کہاں ممدوحِ خالق — تیری نظرِ کرم کے فیض سارے

کرم بالا کرم طاہرؔ حزیں پر
ہوئے ہیں آجکل وارے نیارے

کرم جو مجھ پہ ہوا ہے میری اوقات کہاں

کرم جو مجھ پہ ہوا ہے میری اوقات کہاں
آپ کا جود و سخا ہے میری اوقات کہاں

میں تو بے راہ تھا، کچھ پاس نہ تھا زادِ سفر
دینے والے کی عطا ہے میری اوقات کہاں

میں کہاں اور کہاں سیدِ لولاک لما
مجھ کو جو کچھ بھی دیا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ اب تک
میرے داتا جو ملا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے ہاتھ میں ہی لاج ہے اس بیکس کی
لاج رکھنا کہ گدا ہے میری اوقات کہاں

مجھ کو بلوایا گیا، گو کہ میں قابل بھی نہ تھا
شہِ بطحا کی عطا ہے میری اوقات کہاں

چشمِ حیرت سے کبھی مسجد و روضہ دیکھوں
درِ محبوبِ خدا ہے میری اوقات کہاں

ایک بے حال و پریشان کا اعزاز و شرف
آپ کا مدح سَرا ہے میری اوقات کہاں

آپ کی نظرِ کرم کا ہے یہ فیضان شہاؐ
میرے لب پر بھی ثناء ہے میری اوقات کہاں

بحرِ عصیاں میں گھرا جب بھی سفینہ میرا
تھام کر پار کیا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے جود و کرمؐ کا میری نعتیں صدقہ
آپ کا ذکر عیاں ہے میری اوقات کہاں

سید و سرور و سلطانِ مدینہ کی عطا
وردِ لب صلِ علیٰ ہے میری اوقات کہاں

آپ کی نظرِ کرم کا ہوں بھکاری آقاؐ
بس یہی عرض و صدا ہے میری اوقات کہاں

کون پوچھے گا مجھے، میں نہیں قابل اس کے
نہ کوئی تیرے سوا ہے میری اوقات کہاں

تیرے قدموں کی اگر خاک میسر ہو مجھے
کرم یہ مجھ پہ بڑا ہے میری اوقات کہاں

نام لوں آپ کا کس منہ سے میرے بندہ نواز
نہ وہ ہونٹوں میں ادا ہے میری اوقات کہاں

مجھ کو بھی دامنِ رحمت میں چھپالیں آقاؐ
یہی ہر لمحہ دُعا ہے میری اوقات کہاں

اپنی اوقات جو دیکھوں تو شرم آتی ہے
مجھ میں کچھ بھی نہ شہاؐ ہے میری اوقات کہاں

میرے سب درد و الم، رنج و پریشانی کی
آپ کے ہاتھ دوا ہے میری اوقات کہاں

میرے آقا، میرے داور کی عنایت مجھ پر
اس لیے مدح سَرا ہے میری اوقات کہاں

میری قسمت میں لکھی نعتِ رسولِ اکرم
خاص اعزاز ملا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے دَر کا ہے ادنیٰ سا گدا طاہر بھی
خاص الطاف ہوا ہے میری اوقات کہاں

ورائے فہم ہے شانِ محمدؐ

ورائے فہم ہے شانِ محمدؐ
خُدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ

محمدؐ خالقِ اکبر کے مہماں
جہاں سارا ہے مہمانِ محمدؐ

خدا ، احمد کا اور احمد ، خدا کا
دلیلِ حق ہے برھانِ محمدؐ

کوئی کیسے کرے توصیف ان کی
خدا جب ہے ثناء خوانِ محمدؐ

یصلون ہے فرمانِ خداوند
جہاں سارا ہے ایوانِ محمدؐ

زبور ، انجیل اور تورات منسوخ
ہوا نازل ہے قرآنِ محمدؐ

اگر ہوتے نہ وہ ، کچھ بھی نہ ہوتا
جہاں کی جان ہے جانِ محمدؐ

خدا کے پاس سے جو کچھ بھی آیا
ہوا جاری ہے فرمانِ محمدؐ

مِنَ الاولیٰ سے عزت، شان و شوکت
ہمیشہ بڑھ رہی شانِ محمدؐ

ہے عرفانِ خدا سب انبیاء کو
قرینِ رب مگر جانِ محمدؐ

ملے ہیں معجزے نبیوں کو لیکن
سراپا معجزہ شانِ محمدؐ

ملا جب تاج ختم الانبیاء کا
ہوا کامل ہے دیوانِ محمدؐ

خدا کا نُور ہے ، نُورِ محمدؐ
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

ہے کیا عزّ و شرف اُس آستاں کا
جہاں جبریلؑ دربانِ محمدؐ

نہ بدلے گی مسلمانوں کی صورت
خُدا کا فضل ، احسانِ محمدؐ

انہیں کے دم سے ہے رونق جہاں میں
نشانِ بے نشاں شانِ محمدؐ

ہوا جو **کنتُ کنزاً** سے ہویدا
وہی ہے رازدارانِ محمدؐ

مجھے ہے فخر یہ دونوں جہاں میں
کہ میں ہوں زیرِ دامانِ محمدؐ

نثارِ گنبدِ خضریٰ میرا دِل
اور میری جان قربانِ محمدؐ

فقط میں ہی نہیں ساری خدائی — نثارِ تیر مژگانِ محمدؐ
رہے بارانِ رحمت بیکسوں پر — میرے مولیٰ بفیضانِ محمدؐ
میسّر ہے اُسے ہر ایک نعمت — ہوا ہے جسکو عرفانِ محمدؐ
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ — یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ
علیؓ و فاطمہؓ، شبیرؓ و شبرؓ — گُل و ریحاں گُلستانِ محمدؐ
کہیں باقرؒ و جعفرؒ، موسیٰ کاظمؒ — شگفتہ سروِ بُستانِ محمدؐ
میرے غوث الوریٰؒ، خواجہ کرمؒ میں — عیاں جلوہ ہے فیضانِ محمدؐ

یہی پہچان ہے طاہؔر حزیں کی
غلامِ از غلامانِ محمدؐ

مجھ پہ بھی ہو میری سرکار تیری نظرِ کرم

مجھ پہ بھی ہو میری سرکار تیری نظرِ کرم
کر ہی جائے مجھے سرشار تیری نظرِ کرم

صاحبِ لطف و نظر ہر گھڑی ، ہر لمحہ ہو
شاملِ حال میرے یار تیری نظرِ کرم

پھر زیارت کی تمنا لیے دَر پر حاضر
اے میرے سید و سَالار تیری نظرِ کرم

آپ کی نظرِ کرم کے ہی سہارے ہم ہیں
مجھ سے بڑھ کر میری غمخوار تیری نظرِ کرم

دونوں عالم میں تیری نظرِ کرم کا سایہ
کس جگہ پر نہیں اے یار تیری نظرِ کرم

تیری نظروں کی حقیقت ہے معما سب پر
حق یہی سب کی نگہدار تیری نظرِ کرم

اس نظر سے کیا چُھپے جب نہ چُھپا ربِ کریم
سوتے جاگے کرے دیدار تیری نظرِ کرم

مردِ مومن کی فراست ہے نظر مولیٰ کی
پھر کہاں پر نہیں سرکار تیری نظرِ کرم

بخت خوابیدہ جگانے کے لئے اِک سائل
ہے کھڑا حاضرِ دربار تیری نظرِ کرم

آج محکوم جہاں میں ہے مسلماں تیرا
چاہتے بیکس و لاچار تیری نظرِ کرم

خوابِ غفلت میں پڑی اُمتِ مرحومہ پھر
کرے اِس خواب سے بیدار تیری نظرِ کرم

آپ بگڑی نہ بنائیں تو بنائے گا کون ؟
اے میرے احمدِ مختار تیری نظرِ کرم

جس نے دیکھا تیری نظروں کو نہ دیکھا کچھ اور
سارا عالم کیا سرشار تیری نظرِ کرم

کیا بلالِ حبشیؓ اور صہیبؓ و سلمانؓ
ہیں سبھی چاہتے سرکار تیری نظرِ کرم

ہے تیری نظرِ کرم ، گنجِ کرم ، گنجِ عطا
مخزن و معدنِ اسرار تیری نظرِ کرم

ہے تیری نظرِ کرم ، دُرِّ معانی کی امیں
حق تعالیٰ کے ہیں انوار تیری نظرِ کرم

طاہرؔ خستہ کی ہے عرض و تمنا یہ ہی
میری سرکار ہو اِک بار تیری نظرِ کرم

میرا رسولؐ ہے جسے محبوبِ کُل کہیں

میرا رسولؐ ہے جسے محبوبِ کُل کہیں
خیر الوریٰ کہیں اُسے ، ختمِ رسل کہیں

والشمس ، و القمر کہیں ، والفجر ، والضحیٰ
ایسے خطاب جو انہیں مولائے کُل کہیں

شمس الضحیٰ کہیں اُسے بدرالدجیٰ کہیں
صدرالعلیٰ کہیں اُسے شاہِ سُبل کہیں

نُورالھدیٰ کہیں اُسے کھفِ الوریٰ کہیں
دَافع البَلاء کہیں اُسے ہادیٔ کُل کہیں

یہ باغ یہ شجر یہ ثمر اور برگ و بار
دم سے ہے آپ کے یہی لالہ و گُل کہیں

ہے لا نبیَّ بعدی کا اعزاز و مرتبہ
سلطانِ انبیاء کو ہی ختمِ رسل کہیں

اکمل، کمال اُن کا ہے، اجمل، جمال ہے
دونوں جہان کا اُنہیں محبوبِ کُل کہیں

کیا، کیا کہیں حضور کو، سب کچھ حضور ہیں
سلطانِ دو جہاں کہیں شاہِ رُسُل کہیں

طاہرؔ کے بس میں ہے کہاں توصیفِ مصطفیٰؐ
صَلُّوْ عَلَیْہ جس پہ خُداوند کُل کہیں

محبوبِ کبریا کو حبیبِ ازل کہیں

محبوبِ کبریا کو حبیبِ ازل کہیں
تخلیقِ کائنات کی وجہِ اصل کہیں

اُن کی مثال ہی نہیں کون و مکان میں
سرکارِ دو جہاں کہیں ، سرِ ازل کہیں

اظہارِ حق تعالیٰ اُنہی کے سبب سے ہے
ساری خدائی کا انہیں وجہِ اصل کہیں

خیراتِ حسن پائی حسینوں نے آپ سے
حُسنِ خدا کا آپ کو نعم البدل کہیں

دیکھا جنہوں نے حُسنِ رسالت مآب کو
بیساختہ وہ آپ کو حُسنِ ازل کہیں

خاکی و نوری ، ناری و آبی میں اُنکا نور
محبوبِ کبریا کی بھلا کیا اَصل کہیں

منزل وہی، مقام وہی، جان و دل وہی
سب کچھ وہی ہیں صاحبِ عقدہ وحل کہیں

منزل کی جستجو میں ہے دانش کدہ فرنگ
مجھ سے فقیر آپ کو منزل اَصل کہیں

ظاہر ہے کوئی اور تو باطن میں اور ہے
اے چشمِ شوق میم کا پردہ بدل کہیں

باطن و ظاہر، اوّل و آخر ہے اُن کی شان
دہلی کے شیخ، ہند کے فاضل اَجل کہیں

عشقِ رسولِ پاکؐ ہی سرمایۂ حیات
اکثر یہ میرے پیرؒ بموقع محل کہیں

جینا و مرنا آپ کی چاہت میں ہو نصیب
اتنی سی آرزو ہے، درِ شاہ پہ چل کہیں

طاہرؔ کی ہے یہ عرض بخدمت حضور میں
لب پہ تمہارا نام ہی وقتِ اَجل کہیں

پڑھی شرحِ تفسیر جب مَنْ رَاٰنِی
تمہیں دیکھتا ہوں میرے کملی والے

مجھے اپنے قدموں میں منظور کرلیں
یہی چاہتا ہوں میرے کملی والے

نہیں دونوں عالم کی مجھ کو تمنا
تمہیں مانگتا ہوں میرے کملی والے

ملی نعتِ سرکار کی جس کو نعمت
وہ مِدحت سرا ہوں میرے کملی والے

نہیں مانگنے کا سلیقہ بھی جس کو
وہی بے نوا ہوں میرے کملی والے

اُٹھایا تیرے دستِ رحمت نے مجھ کو
جہاں بھی گرا ہوں میرے کملی والے

یہ علم و بصیرت مِلی تیرے دَر سے
تو لکھنے لگا ہوں میرے کملی والے

فرشتوں کے سروں پر ہے میری سرکار کی چادر

فرشتوں کے سروں پر ہے میری سرکار کی چادر
اُٹھائے آرہے ہیں سیدِ ابرار کی چادر

ہیں سارے دم بخود انس و ملائک بزمِ ہستی میں
جُھکائے سَر کھڑے ہیں احمدِ مختار کی چادر

اِسی چادر میں ہیں دونوں جہاں کی عظمتیں پنہاں
نرالی شان رکھتی صاحبِ اسرار کی چادر

گھٹا چاروں طرف چھائی ہے فضلِ حق تعالیٰ کی
لواء الحمد سے پُر نور ہے سرکار کی چادر

تقدس میں، بجز فضلِ خدا کے سب سے اعلیٰ ہے
حبیبِ دوسرا کے فیض اور انوار کی چادر

اِسی چادر کی ہے شرح مزمل میں، مدثر میں
بڑے اسرار کی حامل خدا کے یار کی چادر

یہی چادر پناہ ہے عاصیوں کی ہر دو عالم میں
چھپائے مجرموں کو رحمتِ سرکار کی چادر

بچھائے پر کھڑے ہیں نور کی سوغات لے نوری
گزاری جا رہی ہے مطلعِ انوار کی چادر

معطر ہیں ہوائیں اور مطہر ہے فضا ساری
نہ ہو کیوں آ رہی ہے سیدِ ابرار کی چادر

ہوا ظاہر جہاں میں آیۂ تطہیر کا رتبہ
بڑی عظمت کی حامل سید و سالار کی چادر

اسی چادر کا محشر میں ہے تکیہ مجھ پریشاں کو
چھپا لے گی مجھے بھی اُس میرے غمخوار کی چادر

کھڑا ہے بندہ بیکس آپ کی دہلیز پر طاہر
میرے سر پر رہے آقا تیرے دربار کی چادر

سلام بحضور خیر الانام ﷺ

یا حبیبِ خدا ، سلام علیک
خواجۂ دوسرا ، سلام علیک

خاتمِ المرسلین ، نورِ مبین
احمدِ مجتبیٰ سلام علیک

گنجِ اسرار ، شرحِ مَنْ رَاٰنِی
جلوۂ کبریا سلام علیک

مظہرِ ذات ، صاحبِ لولاک
سید الانبیاء سلام علیک

کوثر و سلسبیل کے ساقی
شاہِ ارض و سما سلام علیک

حُسنِ عالم پناہ ، شہِ بطحا
تاجِ عرشِ علیٰ سلام علیک

خیر خلقِ خدا ، ختمِ رُسل
میرے خیرالوریٰ سلام علیک

اے سراجِ منیر ، مصدرِ کُل
ہادی و پیشوا سلام علیک

مصحفِ رُخ پہ مہر و مہ صدقے
دُرِّ کانِ حیا سلام علیک

جانِ رحمت ، شفیعِ روزِ جزا
سرِّ جود و عطا سلام علیک

عرش زیرِ قدم رسولِ حشم
بندۂ حق نما سلام علیک

کار ساز و کریم ، بندہ نواز
میرے مدنی پیا سلام علیک

آپ سے ہی ملی ہدایت ہے
آفتابِ ھدیٰ سلام علیک

مقتدی سب ہوئے رسول و نبی
آپ ہیں مقتدا سلام علیک

لاج ہے بیکسوں کی آپ کے ہاتھ
رکھیے روزِ جزا سلام علیک

آپ تکیہ ہیں بے سہاروں کا
سب کے حاجت روا سلام علیک

کوئی جس کا نہیں ہے دنیا میں
آپ ہیں آسرا سلام علیک

والیِ بیکساں ، رسولِ کریم
رہبر و راہنما سلام علیک

نا خدائے جہاں میرے داور — تاجدارِ سخا سلام علیک
مشکلیں سب کی ٹالنے والے — میرے مشکل کشا سلام علیک
تاجدارِ حرم ، نگاہِ کرم — دے رہے ہیں صدا سلام علیک
چارہ سازِ جہاں ، رؤف و رحیم — اے میرے دلربا سلام علیک
قبلہ و کعبۂ دل و جانم — دین و ایمانِ ما سلام علیک
گوہرِ کانِ معانی ! تسلیم — شہریارِ وفا سلام علیک
عرض کرتا درِ معلّٰی پر — طاہرِ بے نوا سلام علیک
آل و اصحاب کے حضور میری — بس یہی التجاء سلام علیک

نعتیہ شعری مجموعہ "نظرِ کرم"

از قلم جناب ابو الحسن پیر محمد طاہر حسین قادری زید مجدہ، منگانی شریف

سالِ اشاعت: ۱۴۳۱ھ / 2010ء

"شمعِ ادبِ حضور" ۱۴۳۱ھ

"حُسنِ نورِ خیر الوریٰ" ۱۴۳۱ھ

قطعہ تاریخ

انوار سے مملو یہ دل اویز صحیفہ
توصیفِ محمدؐ کا ہے انمول خزینہ

جو لفظ ہے، اِک درسِ ادب سرورِ دیں کا
جو شعر ہے وہ خاتمِ مدحت کا نگینہ

آقا کی لکھی نعت، نہیں بخت ہے طاہر
دِل اُس کا ہے سرکار کی اُلفت کا دفینہ

وہ جانتا ہے نعت کے آداب بخوبی
آقا کی ثنا کا وہ سمجھتا ہے قرینہ

ہر ایک کو ملتی نہیں توفیق ثناء کی
ملتا ہے سعیدِ ازلی کو یہ گنجینہ

یہ دائمی اعزاز و شرف کا ذریعہ
توصیفِ نبی عرشِ سعادت کا ہے زِینہ

روشن ہیں دیے جس میں محمدؐ کی ثناء کے
ہے مَہبطِ انوارِ خدا ، قلب وہ سِینہ

☆☆☆

مجموعۂ خوب اس کا ہے گلزار ثناء کا
شاباش اُسے دیتے ہیں عُشاقِ مدینہ

ہے خدمتِ طاہر میں مرا ہدیۂ تبریک
اُس کو ملی مدّاحی سُلطانِ مدینہ

تاریخ کہی "اَوج" سے طارق نے خوشی سے
۱۰
اے صَلِّ علیٰ ، "عظمتِ سُلطانِ مدینہ"
۱۰+ ۲۰۰۰ = ۲۰۱۰ء

محمد عبدالقیوم طارق سُلطانپوری

فہرست مؤلفات ومرتبات (2010ء تک)

حضرت علامہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری زید مجدہٗ

۱۔ احادیثِ نبویہ فی مرویات غوثیہ (سرکار بغدادی کی مطبوعہ کتب سے احادیث مع تخریج)

۲۔ ہدیۃ النبیؐ (عقائدِ مسلک اہلسنت والجماعت)

۳۔ تحفۃ الرسولؐ (عقائدِ مسلک اہلسنت والجماعت)

۴۔ مرآۃ الرحمٰن فی حقیقۃ الانسان

۵۔ حقوق العباد (قرآن وسنت کی روشنی میں)

۶۔ بابِ علمِ نبیؐ فی مناقبِ علیؓ (علومِ مرتضوی کا بیان)

۷۔ صحیفۂ کرم (وظائف واورادِ قادریہ قطبیہ)

۸۔ سفینۂ غوثیہ (تذکرہ مشائخِ قادریہ قطبیہ)

۹۔ فقرِ سلطانی (تذکرہ حضرت سلطان باھیوانؒ مع نبیرگان)

۱۰۔ لمعاتِ قطبیہ (تذکرہ حضرت قطب عالم پیر محلویؒ)

۱۱۔ شیرِ یزداں (تذکرہ حضرت شیرِ یزدانی فتحپوریؒ)

۱۲۔ تذکرہ شاہ سردارؒ (سوانح حیات حضرت اقدس دہڑویؒ)

۱۳۔ جمالِ حافظ (سوانح حیات حضرت خواجہ بلوآنویؒ)

۱۴۔ لمحاتِ کرم (سوانح حیات حضرت قبلۂ عالم منگانویؒ)

۱۵۔ "کتاب قطب الہند" کا تحقیقی جائزہ (ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی اس تحقیق کہ سیدنا عبدالوہاب

جیلانیؒ کا مزار ناگور، انڈیا میں ہے کی نفی کی گئی ہے)

۱۶۔ دیوانِ قطبیہ (منظوم کلام حضرت قطب عالم پیر محلویؒ)

۱۷۔ آثارِ شیرِ یزدانی (حضور شیرِ یزدانی فتحپوریؒ، پیر سید فضل حسین شاہ پیر محلویؒ، پیر سید غلام رسول شاہ کھوہ پاکؒ اور چند مشہور خلفاء کے غیر مطبوعہ خطوط)

۱۸۔ مشکوٰۃِ کرم (منظوم کلام حضرت خواجہ بلوآنویؒ، حضرت قبلۂ عالم منگانویؒ، حضرت مظہر الانوار منگانویؒ)

۱۹۔ تنویرالابرار مع اورادِ قادریہ (افادات حضرت قبلۂ عالم منگانویؒ)

۲۰۔ ابرِ کرم (مکتوبات حضرت قبلۂ عالم منگانویؒ)

۲۱۔ فیضانِ کرم (ملفوظات حضرت قبلۂ عالم منگانویؒ)

۲۲۔ وظائفِ قادریہ (پاکٹ سائز)

۲۳۔ اہل اللہ کی بے نیازی اور استغناء

۲۴۔ اہلِ دل کی دل آویز باتیں

۲۵۔ ریاض الکرم (مکتوبات حضرات اخی صاحبان)

۲۶۔ سبیلِ کرم (مقالات و مضامین)

۲۷۔ رموز و کنوز (علمی، ادبی اور متصوفانہ نکات)

۲۸۔ دستِ کرم (پہلا شعری مجموعہ، حمد و نعت و مناقب)

۲۹۔ نظرِ کرم (دوسرا شعری مجموعہ، نعتیہ)

۳۰۔ عکسِ کرم (تیسرا شعری مجموعہ، حمد و نعت و مناقب)

۳۱۔ نقشِ کرم (پنجابی کافیاں اور سی حرفیاں)

۳۲۔ آس (اُردو غزلیات و رباعیات)

۳۳۔ جواہر کرم (مکتوبات) تین جلدیں

۳۴۔ ذخائرِ کرم (ملفوظات) دوجلدیں

۳۵۔ بُستانِ کرم (خطبات)

۳۶۔ بارانِ کرم (ملفوظات)

۳۷۔ متاعِ دید (پہلا سفرنامہ حجاز)

۳۸۔ کاروانِ شوق (دوسرا سفرنامہ حجاز)

۳۹۔ جادۂ محبت (تیسرا سفرنامہ حجاز)

۴۰۔ آئرلینڈ میں کچھ روز (سفرنامہ)

۴۱۔ گلدستۂ کرم (یارانِ طریقت کا منظوم ہدیۂ عقیدت)

۴۲۔ یادگارِ طُور (علامہ طُور نورانی کا غیر مطبوعہ فارسی و اُردو کلام)

(خصوصی نمبرز مجلّہ آئینۂ کرم)

۴۳۔ حضور قبلۂ عالم منگانوی نمبر

۴۴۔ سیمینار نمبر

۴۵۔ حدیثِ عشق نمبر

یہ دیوان "نظرِ کرم" کا ہے صدقہ
وگرنہ میں کیا ہوں میرے کملی والے

میرے داد رَس ، کارسازِ دو عالم
تیرے دَر کھڑا ہوں میرے کملی والے

ہیں کشکول آنکھوں کے دو ٹھیکرے سے
لِقا چاہتا ہوں میرے کملی والے

کرم کی ہو خیرات طاؔہر حزیں پر
سرآپا خطا ہوں میرے کملی والے

محمد کبیرالدین رازی
ایم اے